عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ۔ شمارہ ۱۷

کتبہ: اشفاق کوثر تلمیذ حضرت سید نفیس رقم مدظلہ لاہور

مرزا طاہر کی دعوت مباہلہ کا جواب

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کی تفصیلات

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضاجوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون — ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون — ۷۱۱۹۲۱

کراچی والے حضرات اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ — الائیڈ بنک کھوڑی گارڈن میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷	۱۰ تا ۱۶ صفر ۱۴۰۹ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۹ ستمبر ۱۹۸۸ء	شمارہ نمبر ۱۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۸۰ روپے — ششماہی -/۴۵ روپے

سہ ماہی -/۲۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ———— روپے

افریقہ ———— روپے

یورپ ———— "

ایشیا ———— "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد منظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالروف ازہری

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مَری — قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

بھکر — دین محمد فریدی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — طاہر رزاق مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمان

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسمٰعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن — عامر رشید

ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشش — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف

باربڈس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئزرلینڈ — اے۔کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

مرزا طاہر! ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

ہمارا اب بھی یہی خیال ہے کہ مرزا طاہر نے جو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے وہ مباہلہ نہیں بلکہ وہ کوئی خطرناک منصوبہ ہے جس کا اظہار مباہلہ کے رنگ میں کیا گیا ہے۔ اس نام نہاد مباہلہ میں صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق مرحوم کا نام بھی لیا گیا تھا ہم نے اسی وقت ان کالموں میں تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ یہ۔

"مباہلہ کا چیلنج نہیں صدر ضیاء کے لئے خطرے کی گھنٹی" ہے

ہمیں اس سے سازش کی بو آتی ہے اور یہ کہ کسی وقت بھی کوئی حادثہ رونما ہو سکتا ہے۔ ہمارے اس اداریے (وہ اداریہ دوسری جگہ شائع کیا جا رہا ہے) کو ایک ہی ماہ گذرا ہوگا کہ لودھراں اور بہاولپور کے درمیان صدر پاکستان اس قادیانی سازش کا شکار ہو گئے۔

ہم نے جو کچھ لکھا تھا، قادیانیوں کے موجودہ رویہ نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں چند شواہد حسب ذیل ہیں۔

اخبار میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ پیر محل میں قادیانیوں نے صدر ضیاء کی موت کی خوشی میں جلوس نکالا۔ اور مٹھائی تقسیم کی۔ کچھ دوسرے شہروں خاص طور پر سندھ میں بھی مٹھائی تقسیم کی گئی۔

جس وقت حادثہ ہوا۔ قادیانی جماعت کے امراء اور سرکردہ حضرات کا ڈیفنس کراچی میں واقع قادیانی گیسٹ ہاؤس میں فوری اجلاس ہوا۔ جو کافی دیر تک جاری رہا۔ صدر ضیاء الحق کی موت کی خبر اجلاس کے دوران موصول ہوئی۔ اور مسرت کا اظہار کیا گیا۔ عین اسی دوران لندن سے مرزا طاہر کا فون آیا جس میں کہا گیا کہ مباہلے کا ایک نشان پورا ہو چکا ہے۔ دوسرے نشانات کو پورا کرنے کے لئے کوششیں جاری رکھی جائیں۔

ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں قادیانیوں نے مٹھائی تقسیم کی۔ گلی میں سر عام بکرا ذبح کیا اور بعد ازاں وہ بکرا اٹھا کر مرزائیٹے میں لے گئے۔ محمد حنیف ڈار نامی ایک قادیانی نے سندھ میڈیکل کالج کے ایک مسلمان طالب علم محمد اجمل کو کہا کہ یہ ہمارے مباہلہ کی کامیابی ہے۔

ناصر نامی قادیانی کے مکان نمبر ۲۹۲/۳۶ کینٹ بازار میں اسی دن رات کو پوری رات اجلاس ہوتا رہا۔ جس میں سرکردہ قادیانی حضرات کے علاوہ ملک اور بیرون ملک سے کچھ حضرات شریک ہوئے۔ رات بھر پراسرار گاڑیوں کی نقل و حرکت بھی جاری رہی۔

اس حادثہ کی تحقیقات بہت سی ملکی اور غیر ملکی ایجنسیاں کر رہی ہیں۔ لہٰذا یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایجنسیاں مجرموں کا سراغ لگانے میں کامیاب ہوں گی یا نہیں ؟ لیکن حالات یہ بتا رہے ہیں کہ اس عظیم واقعے کو اسی طرح ہضم کر لیا جائے گا۔ جس طرح لیاقت علی خان مرحوم کا قتل ہضم کیا گیا ہے۔

ہمارے اکابر نے اس وقت علی وجہ البصیرت یہ کہا تھا کہ لیاقت علی کا قتل قادیانی سازش ہے۔ لیکن قادیانی جرنلوں کرنلوں اور افسروں نے اس مسئلہ کو دبا دیا حتیٰ کہ وہ ہوائی جہاز بھی حادثہ کا شکار ہو گیا جس میں لیاقت علی قتل کیس کی فائلیں تھیں۔ اب لیاقت علی خان کے قتل کے بارے میں اصل حقائق منظر عام پر آ چکے ہیں کہ لیاقت علی خان کو مشہور قادیانی چوہدری ظفر اللہ کے لے پالک اور جاپانی نژاد قادیانی گرنزے نے شہید کیا تھا۔ صدر ضیاء الحق کی موت کے بارے میں بھی ہمارا خیال یہی ہے کہ اس میں قادیانی سازش کار فرما ہے۔ کیونکہ اس وقت قادیانی جماعت کی زمام کار جس شخص کے ہاتھ میں ہے اس میں شرافت نام کی کوئی چیز نہیں۔ بلکہ وہ بدترین غنڈہ ہے۔ اس نے جو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا وہ مباہلہ کا نہیں بلکہ مقابلہ کا اشارہ ہے جسے انگلش میں کوڈ ورڈ" کہا جاتا ہے۔ اس چیلنج کے تھوڑے ہی عرصہ بعد صدر ضیاء الحق اور ان کے

جہاز کو حادثہ پیش آگیا، یہ تو ابتدا ہے۔ اس کے علاوہ کون کون ان کی غنڈہ گردی اور تخریب کاری کا نشانہ بنیں گے۔ اس کے بارے میں ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔۔۔ کیونکہ طاہر کے خطبے کا ایک کیسٹ ہمارے پاس بھی موجود ہے۔ جس میں اس نے کہا ہے کہ ایک بہت بڑا نشان ظاہر ہو چکا ہے اور بہت سے نشانات ظاہر ہوں گے وہ نشانات کیا ہوں گے۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا طاہر نے پورے ملک میں مباہلہ نامی پمفلٹ کی کاپیاں بذریعہ ڈاک بھجوائی ہیں اور ساتھ ہی ایک خط بھی لکھا ہے۔ ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہے۔ وہ خطوط جنہیں بھی ملے ہیں۔ ان سب نے مرزا طاہر کے چیلنج کو قبول کیا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ مرزا طاہر ہو یا کوئی بڑے سے بڑا مرزائی۔ وہ کتنی ہی بددعائیں کرے۔ اہل حق اور اہل اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ البتہ یہ خطوط جنہیں بھیجے گئے ہیں۔ ان کی فہرست قادیانی کمانڈوز کو مہیا کر دی گئی ہو گی گویا ان کے قتل کا پروگرام بنایا جا چکا ہے۔ اگر ان میں سے چند ایک بھی قادیانی کمانڈوز کا شکار ہو گئے تو بعد میں قادیانی اس طرح واویلا کریں گے کہ دیکھو فلاں مولوی قتل ہو گیا۔ اور یہ بقول ان کے مباہلہ کا نتیجہ ہے جیسا کہ صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کی وفات کو قادیانی بہت بڑا نشان قرار دے رہے ہیں جو کہ مٹھائی تقسیم کرنے اور جلوس نکالنے سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ مختلف حضرات کو خطوط بھی روانہ کئے جا رہے ہیں چنانچہ اس سلسلے میں ہمیں ایم اشرف قادیانی کا لندن سے خط موصول ہوا جس پر اس کا مکمل پتہ درج ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے۔

"اس مباہلہ میں سرفہرست جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان کا نام ہے۔ ابھی مباہلہ کو شائع ہوئے تین ماہ نہیں گذرے کہ خدائی تقدیر اور قدرت کے ہاتھوں اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔"

"اس کے علاوہ ایک اور گمنام خط موصول ہوا جس میں ہمیں مخاطب کرتے ہوئے لکھا (اس خط پر جماعت احمدیہ سیکرٹریٹ راولپنڈی کا پتہ لکھا ہے)

آپ لوگوں بالخصوص مولوی مفتی احمد الرحمٰن، مولوی منظور احمد الحسینی، مولوی محمد یوسف لدھیانوی، مولوی بدیع الزمان اور (عبد الرحمٰن) یعقوب باوا سب مفتوحی مجلس ختم نبوت کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف تمام تر سرگرمیوں سے دامن کش ہو جائیں ورنہ ضیاء الحق جیسے حشر کے لئے تیار ہو جائیں۔"

یہ خطوط اس بات کا اشارہ کرتے ہیں کہ قادیانی ملک میں قتل و غارت کا خطرناک منصوبہ تیار کر چکے ہیں۔ ہوائی جہاز کا حادثہ اور اوجڑی کیمپ کا سانحہ اسی منصوبے کا حصہ ہیں۔ ہم اس سلسلے میں تمام علماء کرام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قادیانی سازشوں سے مکمل طور پر ہوشیار رہیں۔ اس کے ساتھ ہم حکومت سے بھی کہتے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لے۔ اور اونچی پوسٹوں پر جو قادیانی براجمان ہیں۔ انہیں فوراً برطرف کر دے۔

آخر میں ہم قادیانیوں کے جھگوٹے پیشوا مرزا طاہر کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس نے بوکھلاہٹ میں مباہلے کا جو چیلنج دیا ہے۔ اس کا حشر انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہو گا جیسا تمہارے دادا مرزا قادیانی کے چیلنج کا ہو چکا ہے۔ اب تم چاہے کتنی ہی سنگینوں اور بندوقوں کے پہروں میں رہو۔ فرشتہ اجل جب آئے گا تو یہ حفاظتی اقدامات یہ سنگینیں اور یہ بندوقیں سب دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔ اس کے ہاں دیر ضرور ہے مگر اس کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ ان بطش ربک لشدید

ع

نہ جا اس کے تحمل پر کہ بے ڈھب ہے گرفت اس کی

ڈر اس کی دیرگیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

نفاذ شریعت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی خلاف شریعت کام کو ہاتھ سے مٹا دیا وہ بری الذمہ ہو گیا۔ اگر یہ نہ کر سکا اور زبان سے منع کر دیا تو وہ بری الذمہ ہو گیا اور اگر اختیار اور قوت نہ رکھنے کی وجہ سے یہ بھی نہ کر سکا اور اس کام کو دل سے برا مانا تو وہ بھی بری الذمہ ہو گیا اگرچہ یہ بہت ہی کمزور ایمان والے کی علامت ہے۔

اقتدار اور اختیار

مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کر دو، جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ القرآن

حق کی گواہی

اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا کے واسطے گواہ بنے رہو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ (القرآن)

منافق کی نشانیاں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

۱ جب بات کرے تو جھوٹ بولے

۲ وعدہ کرے تو اُس کو پورا نہ کرے

۳ جب اس کو کسی چیز کا امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ (حضرت ابوہریرہؓ صحیح بخاری و مسلم)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

آخری قسط

مولانا احمد سعید دہلوی

خطیب نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے آرام کی غرض سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے درخت کے سائے میں بیٹھے تھے۔ کہ اچانک ایک کالا سانپ آپؐ کے پاس پہنچ کر اپنا منہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان کے پاس اپنا منہ لے جاکر کچھ فرمایا، اس کے بعد وہ سانپ ایسا غائب ہو گیا کہ گویا اسے زمین نگل گئی،

ہم نے عرض کیا کہ حضورؐ آپ نے سانپ کا منہ اپنے کانوں تک پہنچنے دیا، تو ہمیں بڑا ڈر معلوم ہوا۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ جانور نہیں تھا جن تھا، فلاں سورت کی چند آیتیں بھول گیا تھا، انہیں آیتوں کی تحقیق کے لیے جنوں نے اس کو بھیجا تھا تم لوگ موجود تھے اس لیے وہ سانپ کی صورت میں بدل کر آیا، اور آیتیں پوچھ گیا،

جابر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور ایک گاؤں میں پہنچے، وہاں کے آدمی آپؐ کی آمد کی خبر پاکر آپؐ کے منتظر تھے۔ آپؐ پہنچے تو انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ اس گاؤں کی ایک نوجوان عورت پر ایک جن عاشق ہو گیا ہے۔ اسے اتنا پریشان کر رکھا ہے، کہ نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے، مرنے کے قریب ہے،

جابرؓ کہتے ہیں کہ اس عورت کو میں نے دیکھا ایسی خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا کہ جن تجھے معلوم ہے کہ محمدؐ اللہ کا رسول ہوں، اس عورت کو تو چھوڑ دے اور یہاں سے چلا جا۔

آپ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ عورت اچھی ہوشیار ہو گئی، فوراً ہوش آیا۔ اس نے منہ چھپا لیا، اور مردوں سے حجاب کرنے لگی۔

ان معجزات کے بیان میں جن کا تعلق آسمان اور ستاروں سے ہے

صحیحین اور دوسری معتبر کتب احادیث میں مشہور اور متواتر روایتوں سے یہ واقعہ ثابت ہے کہ ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ میں ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار نے جمع ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ سوال اٹھایا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دکھاؤ، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ چاند دو ٹکڑے ہو جائے، آپؐ کی دعا قبول ہوئی، آپؐ نے چاند کی جانب اشارہ فرمایا اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

آپؐ نے ہر کافر کو نام لے کر پکارا اور کہا اے فلاں گواہ رہنا، اے فلاں گواہ رہنا، سب لوگوں نے چاند کے دو ٹکڑے اچھی طرح سے دیکھ لیے، دونوں ٹکڑے ایک دوسرے سے اتنے دوری پر ہو گئے تھے کہ بیچ میں حرا پہاڑ نظر آتا تھا۔

کافروں نے کہا یہ تو جادو ہے، ابوجہل نے کہا ہم اس معاملہ کی مزید تحقیق کریں گے، اگر یہ جادو ہوگا تو صرف ہم لوگوں پر ہی ہو سکتا ہے جو لوگ یہاں موجود نہیں ہیں دوسرے شہروں اور ملکوں میں ہیں ان پر تو جادو نہیں ہو سکتا، اس لیے باہر سے جو لوگ آئیں ان سے اس معاملہ کی تحقیق کرنی چاہیئے، چنانچہ دور دراز کے لوگ آیا کرتے تھے اور ان سے جب چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا حال پوچھا جاتا تو وہ سب اقرار کرتے کہ ہاں ہم نے بھی چاند کے دو ٹکڑے ہوتے دیکھا ہے،

یہ معجزہ آنحضورؐ کا اتنا بڑا ہے کہ اس کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی ہے:-

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔

(یعنی قیامت کے واقع ہونے اور آسمان کے پھٹ جانے اور ستاروں کے اڑ جانے میں کوئی شک نہیں رہا، کیونکہ لوگوں نے دیکھ لیا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔

اب یہ چیزیں ممکن ہی نہیں بلکہ واقع بھی ہو گئیں کہ آسمان اور سارے عالم کی حالت بدل سکتی ہے، لیکن کفار کا عجیب حال ہے کہ بت پرستی وغیرہ جو عقل کے بالکل خلاف ہے اس کو تو مانتے ہیں لیکن کوئی سچا معجزہ اور نشانی ظاہر ہو تو اس کو جادو وغیرہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ صرف عرب ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں دیکھا گیا۔ تاریخ فرشتہ میں ہے ملیبار کے ایک راجہ نے مسلمانوں سے جب یہ قصہ سنا تو اپنے مذہب کے عالموں سے اس زمانہ کے حالات کی تحقیق کی جس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔ برہمنوں اور عالموں نے اس زمانہ کے حالات کی تحقیق کی اور انہوں نے کتابوں میں تلاش کیا، تو چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی تصدیق کر دی یہ معلوم کر کے وہ راجہ مسلمان ہو گیا۔

سوانح الحرمین میں لکھا ہے کہ صوبہ مالوہ میں دریائے چنبل کے پاس ایک شہر دھار ہے وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک اس نے دیکھا کہ چاند

باقی صـ۳۰ پر

احترام انسانیت اور آدمیت کی ضرورت

عبدالخالق رحمانی ـــ علی والی نزد بصیرہ

اگر اس ملک میں تشدد جاری رہا تو یہ تباہ ہو جائیگا۔ ملک اس کشتی کی مثل ہے جس میں ہم سب سوار ہیں۔ آج ہم میں سے ہر شخص اپنے مفاد کیلئے اس کے پیندے میں سوراخ کر رہا ہے لیکن یہ کشتی ڈوبے گی تو نہ بچیں گے آپ اور نہ ہم۔ اس لئے اپنے اس ملک کو سنبھالنے کی ذمہ داری ہم سب قبول کریں۔

ایک مرتبہ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے دہلی میں جب کہ چھرے چل رہے تھے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ٹیگور کا یہ جملہ نقل کیا تھا کہ جب کوئی نیا بچہ جنم لیتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اعلان کرتا ہوا آتا ہے کہ خدا ابھی اپنے بندوں سے مایوس نہیں ہوا ہے۔

آپ سوچیں کہ اگر کسی جگہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہاں سانپ، بچھو انسانوں کو چیرنے پھاڑنے میں مصروف ہیں۔ قاتل اور ڈاکو لوٹ مار کر رہے ہیں تو کیا کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو وہاں بھیجنے کیلئے تیار ہوگا! ۔ لیکن خدا آج بھی نئے معصوم بچوں کو دنیا میں بھیج رہا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ ابھی اپنی اس دنیا سے مایوس نہیں ہوا ہے البتہ ہمارا رویہ بتاتا ہے کہ کبھی کبھی ہم آج کے حالات سے مایوس ضرور ہو جاتے ہیں۔

آج سائنس و ٹیکنالوجی اور علم و دانش کے میدان میں انسان بڑے بڑے کارنامے سرانجام دے رہا ہے۔ اس کا دار و مدار اس امید پر ہے کہ ابھی اس دنیا کو اور انسانوں کو باقی رہنا ہے لیکن جس دن انسان انسان سے مایوس ہو جائیگا یہ مہذب اور ترقی یافتہ شہر انسانوں کی بستی نہیں، وحشت ناک جنگل ہو جائیں گے۔

جو لوگ دوسرے لوگوں کی خوشی اور غم میں شریک نہیں ہیں۔ وہ آدمی نہیں پتھر ہیں جلانے کے مستحق ہیں ـــ

ـــ میں تاریخ کا طالب علم ہوں۔ دنیا کے اگلے پچھلے واقعات سے نتائج نکالتا ہوں۔ آج کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ملک کی فضا معتدل اور نارمل ہو۔ انسانوں کے دو گھر ہوتے ہیں ایک اس کا چھوٹا گھر ہوتا ہے وہ محل ہو یا جھونپڑا اور ایک اس کا بڑا گھر ہوتا ہے جو اس کا ملک ہے۔ انسان کی قسمت ان دونوں گھروں سے وابستہ ہے لیکن افسوس کہ ہم اس بڑے گھر کو گھر نہیں سمجھتے۔ اگر اس بڑے گھر میں انس و محبت اور اتحاد نہیں تو ہم اپنے چھوٹے گھر کو لوہے کا کیوں نہ بنالیں اس کے گرد فصیلیں کیوں نہ کھڑی کر دیں۔ وہ محفوظ نہیں رہ سکتا۔

چھوٹے گھر میں زندگی کا حقیقی مزہ چکھنا چاہتے ہیں تو اس بڑے گھر کے ماحول کو پر سکون اور خوشگوار بنانا ہوگا میں اس موقع پر خدا کے پیغمبروں کا نام بے تکلف لوں گا جو اپنا چھوٹا گھر نہیں دیکھتے بلکہ پوری انسانیت کو اپنا گھر اور کنبہ سمجھتے ہیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ کسی ملک کیلئے بڑی شرم کی بات ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو دیکھ کر بجائے خوش ہونے کے فکر میں ڈوب جائیں اور سوچیں کہ کل ان کا کیا ہوگا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ اچانک پاگل پن کا کوئی طوفان اٹھے، ان معصوم بچوں کو کچل کر اور جلا کر چلا جائے۔ جب سے ان کی تہذیب اور تاریخ کا پتہ چلا ہے۔ ہر زمانہ میں بچوں کی معصومیت کا احترام ہوتا رہا ہے اور ان کے ساتھ انسان پیار کے جذبات کا اظہار کرتا آیا ہے چاہے وہ اپنا بچہ ہو یا دوسروں کا۔ دنیا میں وحشت و جہالت کے تاریک دور گزرے ہیں۔ ان میں بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا گیا کیونکہ وہ کمزور ہیں اپنا دفاع نہیں کر سکتیں لیکن آج ہمارے سماج میں اس کو بھی جائز کر لیا گیا ہے۔ اس میں ہندو مسلمان کا فرق نہیں۔

جس طرح بیماریاں مذہب اور ہر فرقے کو نہیں دیکھتیں اسی طرح اگر مسلمان برائی کرتا ہے تو وہ بھی قابل مذمت ہے اس لئے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اس مہاپاپ سے لوگوں کو روکیں۔

ایک دوسرے پر بھروسہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ دولت ہے کہ اس طرح ہو کہ ایک مسلمان محلہ میں کسی ہندو کو چھوڑ دیا جائے اور اسی طرح ایک ہندو محلہ میں ایک مسلمان کو چھوڑ دیا جائے تو اس کو محفوظ تصور کر لیا جائے پھر تجربات پر مجبوراً اس کو برا سمجھ لیا جائے اور اصل یہی ہے کہ انسان کے ساتھ حسن ظن سے کام لیا جائے۔ اس کے متعلق اچھا خیال کیا جائے لیکن ہمارے موجودہ سماج میں سیاست کی راہ سے بدگمانی پیدا کی گئی ہے۔ آپ نے اپنے ووٹروں سے وعدہ کر لیا اور پورا نہیں کیا اور بار بار وعدے کے باوجود جب ایفاء نہیں کریں گے تو یہ خیال کر لیا جائے گا کہ سیاستدان ایسے ہی ہوتے ہیں۔

دوستو! ہمیں انسان کی، اخلاق کی اور بھلنساہٹ کی ضرورت ہے، آدمیت کی ضرورت ہے۔ ہم آپ کے دلوں پر دستک دے رہے ہیں کہ خدا کیلئے اٹھیے اور ملک کو تباہی و بربادی سے بچانے کی کوشش کیجئے ورنہ ہم اور آپ دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ اس ملک کا نام اونچا کر کے ہمیں اپنی زندگی کا استحقاق ثابت کرنا ہے۔

میرا مال میرا مال میرا مال

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کے مال میں اس کے صرف تین حصے ہیں ایک وہ جو اس نے کھا کے ختم کر دیا دوسرا وہ جو پہن کر پرانا بوسیدہ کر دیا اور تیسرا وہ جو اس نے اللہ کی راہ میں اور آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا اس کے سوا ہے کہ وہ خود یہاں سے جائے اور باقی سب کچھ یہاں چھوڑ جانے والا ہے (رواہ مسلم)

امیر شریعت کی باتیں یاد رہیں گی

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

برصغیر کے خطیب اعظم، فخر السادات، عاشق رسولؐ، مجاہد اعظم، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے ۲۳ مارچ ۱۹۴۳ء کو ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں ان علمائے حق کا پرچم لئے پھرتا ہوں، جو ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں کی تیغ بے نیام کا شکار ہوئے تھے۔ ربّ ذوالجلال کی قسم مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ لوگوں نے پہلے ہی کب کسی سرفروش کے بارے میں راست بازی سے سوچا ہے، وہ شروع سے تماشائی ہیں اور تماشا دیکھنے کے عادی ہیں۔ میں اس سرزمین میں مجدد الف ثانیؒ کا سپاہی ہوں۔ شاہ ولی اللہؒ اور ان کے خاندان کا متبع ہوں، سید احمد شہید کی غیرت کا نام لیوا اور شاہ اسماعیل شہید کی جرأت کا پانی دیوا ہوں۔ میں ان پانچ مقدمہ ہائے سازش کا پابہ زنجیر صلحائے امت کے لشکر کا ایک خدمت گذار ہوں جنھیں حق کی پاداش میں عمر قید اور موت کی سزائیں دی گئی ہیں۔ ہاں، ہاں میں ان ہی کی نشانی ہوں انہی کی صدائے بازگشت ہوں، میری رگوں میں خون نہیں آگ دوڑتی ہے۔ علی الاعلان کہتا ہوں کہ میں قاسم نانوتوی کا علم لے کر نکلا ہوں، میں نے شیخ الہند کے نقش قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے کہ میں زندگی بھر اسی راہ پر چلتا رہا ہوں اور چلتا رہوں گا۔ میرا اس کے سوا کوئی موقف نہیں۔ میرا ایک ہی نصب العین ہے اور وہ برطانوی سامراج کی لاش کو کفنانا یا دفنانا، ہر شخص اپنا شجرۂ نسب ساتھ رکھتا ہے۔ میرا بھی شجرۂ نسب ہے۔ میں سر اونچا کر کے فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں اسی خاندان کا ایک فرد ہوں۔ (شادبی)

(۲) میں ان سؤروں کا ریوڑ بھی چرانے کو تیار ہوں جو برٹش امپریلزم کی کھیتی کو ویران کرنا چاہیں۔ میں کچھ نہیں چاہتا۔ ایک فقیر ہوں۔ اپنے نانا کی سنت پر مر مٹنے کو تیار ہوں، اور اگر کچھ چاہتا ہوں تو اس ملک سے انگریز کا انخلاء۔ دو ہی خواہشیں میری زندگی میں ہیں۔ یہ ملت آزاد ہو جائے یا پھر تختۂ دار پر لٹکایا جاؤں (امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری)

(۳) ۱۹۴۹ء میں گجرات میں احرار کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: عقیدہ مذہب کی جان ہے۔ بعض لوگوں نے حروف تک کو بدل دیا ہے۔ ہم کہتے ہیں نبیوں پر مہر۔ وہ کہتے ہیں نبیوں کی مہر یعنی مہر لگاتے جاؤ اور نبی بناتے جاؤ۔ اور جب ان سے پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں "پر" بھی حرف ہے اور "کی" بھی حرف ہے۔ نبی کا کلام تو سنیئے فرماتے ہیں:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

میں پوچھتا ہوں بشر کی جائے نفرت کیا ہے؟ اتنا تو سر آغا خانؒ اور فضل حسین نے بھی نہیں کہا۔ قائد اعظم محمد علی جناح تک نے دعویٰ نہ کیا، جس نے بیک وقت انگریزوں اور ہندوؤں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنا ملک آزاد کرایا۔ اور گجرات کے حاجیو! مولویو! میں تم پر اعتماد نہیں کرتا۔ تم نے ایک سرکاری نبی کے پیروکار خادم کو اپنا نمائندہ بنایا ہوا ہے (اس وقت گجرات ضلع مسلم لیگ کا صدر عبدالرحمن خادم تھا۔ اسی کی وجہ سے وہاں جلسہ پہلے نہیں ہو سکا تھا جو مرزا غلام احمد کا خاص خادم تھا) تم کہتے ہو کہ بخاری نہ آئے۔ بخاری بکار ہے، رطانشانٹہ ہے، تم کہتے ہو بخاری فضا کو مسموم کرتا ہے۔ میں تو ڈس انفیکٹ کرتا ہوں، تم ڈپٹی۔ سی کے پاس جاؤ، گورنر کے پاس جاؤ، تم کب تک ان کے سامنے گڑگڑاتے رہو گے اور یہ لوگ کب تک تمہاری فریادیں سنیں گے۔ بل سے باہر نکل آؤ۔ مچھلی کو کھٹولیوں میں کچھ عفونت سی آ رہی ہے۔ کہتے ہیں مرا ہوا مچھرا ہے جس کو گرم پانی ڈال کر میں نے نکال لیا ہے۔ تم نے چودہ سو سالہ ختم نبوت کے مستحکم قلعہ پر بم مارا ہے جب ہم ڈیفنس کرتے ہیں تو تم شور کرتے ہو، جو شخص قرآن کا باغی ہے، اس کی اطاعت کفر ہے۔

(اس واقعہ کو حاجی محمد ابراہیم صاحب نے بیان کیا)

(۴) گجرات ہی کے ایک گاؤں میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: نماز بھی باطنی روح اور ظاہری اعمال کے اعتبار سے سراسر توحید ہی توحید ہے اور نماز کے ہر رکن کی بنا توحید پر ہے۔ جب ایک نمازی پاک و صاف ہو کر خدا کے دربار میں ہاتھ باندھ کر اس طرح کھڑا ہو جاتا ہے جس طرح ایک ادنیٰ غلام اپنے عظیم آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ عاجزی اور بے کسی کے اظہار کا پہلا اور ادنیٰ درجہ ہے اس کے بعد نمازی رکوع کرتا ہے اور گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کر اور اپنا آدھا بدن خدا کے سامنے جھکا کر پہلے سے زیادہ عجز و نیاز کا اظہار کرتا ہے۔ اور پھر جب وہ سجدہ میں گرتا ہے اور پیشانی زمین پر رکھ کر پہلے سے زیادہ عجز و نیاز کا اظہار کرتا ہے جب وہ سجدہ میں گرتا ہے اور پیشانی زمین پر رکھ کر اپنا سارا بدن اور بدن کا ایک ایک عضو خدا کے سامنے جھکا دیتا ہے، ابھی شاہ صاحب یہیں تک کہہ پائے تھے کہ ایک چھوٹا سا دیہاتی بچہ شاہ صاحب کے بالکل پاس بیٹھا ہوا آپ کے چہرے پر نظر جما کر غور سے تقریر سن رہا تھا، فوراً بول اٹھا کہ عاجزی دی حد مک گئی۔ اسی پر حضرت شاہ صاحب فوراً متوجہ ہوئے اور فرمایا: کی آکھیا ای؟ بچہ پھر بولا: جی عاجزی دی حد مک گئی۔ حضرت شاہ صاحب کو بچے کی

یہ بات بہت پسند آئی ۔ (اس واقعہ کو مولانا سید احمد حسین صاحب نے بیان کیا)

امیر شریعت کو خداوند عالم نے ایک عجیب وغریب انداز خطابت عطا فرمایا تھا ۔ آپ کی باتیں لوگوں کے ذہنوں میں فوراً اتر جایا کرتی تھیں ، آپ شمع رسالت مآبؐ کے ایک پروانے تھے ۔ آپ شرک و بدعت کے سخت مخالف تھے ۔ آپ سنت رسولؐ کے حامی و شیدائی تھے ۔ آپ عالم باعمل تھے ، آپ پیر کامل تھے ۔ آپ واعظ خوش بیان تھے ، آپ عاشق رسول اکابر علمائے دیوبند کے قافلۂ جہاد کے سپہ سالار تھے ۔ آپ مجلس احرار اسلام کے بہادر سردار کمانڈر جرنیل اعظم تھے ۔ آپ امت محمدیہ کے خطیب اعظم تھے ، آپ باطل نبوت کے ایوانوں میں زلزلہ پیدا کرنے والے شجاع کبیر تھے ۔ آپ دشمنان اسلام انگریز اور پودۂ انگریز کے لئے عذاب الٰہی بن کر دنیائے فانی میں تشریف لائے تھے ۔ آپ میدان جہاد میں مجاہد اعظم تھے آپ اسلام کے خلاف تمام قوتوں سے ٹکر لینے والوں کے سردار تھے ۔ آپ حق گوئی اور بے باکی کے ترجمان اور مثالی نمونہ تھے ۔

آپ اپنے وقت کے شیخ طریقت تھے ۔ آخرکار ان صفات حمیدہ کے حامل ترجمان اسلام مجاہد اعظم دنیائے اسلام کے خطیب اعظم ، بطل ختم نبوت کے سپہ سالار ۔ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء بوقت شب نو بجے دنیائے فانی کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف چلے گئے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو منور کرے اور ہمیں صحیح آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین ۔

مساجد

چراغ حق کی تابندہ شعاعیں یہ مساجد ہیں
حقیقت میں خدا کی جلوہ گاہیں یہ مساجد ہیں

جہاں ہوتا ہے ہنگامہ اُسے بازار کہتے ہیں
عبادت گاہ کو اللہ کا دربار کہتے ہیں

مساجد میں فرشتے دامن رحمت بچھاتے ہیں
قطار اندر قطار و صف بصف آتے ہیں جاتے ہیں

یہ مسجد کیا ہے گرداب حوادث کا سفینہ ہے
جو ہے انگشتری دُنیا تو مسجد اک نگینہ ہے

یہاں آتا ہے جو مومن وہ بن جاتا ہے لاہوتی
صدف ہے ملت بیضا تو مسجد ہے بہا موتی

ذرا پوچھو کیا قدر و منزلت اک خشت مسجد کی
بسا اوقات مردِ حق نے اس پر جان بھی دے دی

یہ مسجد در حقیقت مرکز ذکر و عبادت ہے
بہشت اہل دل ، خلد نظر گلزار جنت ہے

ہے مسجد چار دیواری ، مگر اس کی اثر خیزی
بنا دیتی ہے یہ اکسیر ، خاک رہ گزر کو بھی

برتبہ کعبہ اس کو خانہ کعبہ سے نسبت ہے
اسی باعث مسلمانوں کو مسجد سے محبت ہے

یہ مسجد ہے یہاں شاہ و گدا ، خورد و کلاں یکساں
نہیں ہے کچھ بھی اس میں امتیاز و فرق این و آں

جہاں مسجد میں ہر دم بارش انوار ہوتی ہے
وہاں تعمیر خلق و سیرت و کردار ہوتی ہے

مقام ایسا جہاں اللہ کی رحمت برستی ہے
خدا شاہد ہے مسجد جلوہ گاہ حق پرستی ہے

جگہ ملتی ہے اس کو روز محشر عرش کے نیچے
لگا رہتا ہے دل جس کا در و دیوار مسجد سے

اگر اللہ کے بندے کہیں مسجد بناتے ہیں
زمین پر وہ کے جنت میں محل اپنا بناتے ہیں

جو مسجد میں لگے رہتے ہیں اوراد و وظائف میں
وہی پتھر بھی کھا سکتے ہیں پھر بازار طائف میں

ہجوم رنج و غم میں بھی وہ دل کو شاد رکھتے ہیں
خدا کے گھر کو جو ہر حال میں آباد رکھتے ہیں

پیام حق جو گونجے آج بھی محراب و منبر سے
تو باطل سرنگوں ہو نعرہ اللہ اکبر سے

بیان وصف مسجد میں یہی اے ابو البیان بس ہے
کہ وہ اللہ کا گھر ہے مبارک ہے مقدس ہے

قرآن حکیم میں دعاؤں کی قبولیت کے خاص مقامات

مولانا اسعد فاروق سحر

۱ سورہ فاتحہ کے بعد آمین بعد دعا.
۲ سورہ بقرہ کے بعد آمین بعد دعا.
۳ ہر سورت کے بعد
۴ ہر تلاوت کے بعد
۵ ختم قرآن کے بعد
۶ آیات سجدہ کے بعد
۷ ہر سکتہ کے بعد (پوری آیت کے پڑھنے کے بعد)
۸ سورہ انعام آیت نمبر ۱۲۴ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ ؕ پر دعا قبول ہوتی ہے۔
۹ سورہ یٰسین میں سات بار مبین ہے. لہٰذا ہر مبین پر دعا قبول ہوتی ہے۔
۱۰ سورہ حدید پوری تلاوت کرنے پر یا پہلا رکوع پڑھنے کے بعد تین بار کہے. یامن ھو ھکذا لیس ھکذا مثل غیرہ پھر دعا مانگے. دعا قبول ہوتی ہے

مرزا طاہر کی دعوت مباہلہ کا جواب

قادیانیوں میں جب بے چینی اور بے اطمینانی کی لہر دوڑتی ہے تو ان کو مطمئن کرنے کیلئے قادیانی لیڈر کوئی نہ کوئی نیا شوشہ چھوڑنے کے عادی ہیں۔ جس کا تجربہ بار بار ان کے مرید کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں قادیانیوں کے لیڈر مرزا طاہر کی طرف سے ایک نئی حرکت کا مظاہرہ صادر ہوا ہے اور وہ ہے دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج۔ جس کا درج ذیل جواب راقم الحروف کی طرف سے مرزا طاہر کے نام بھیجا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

جناب مرزا طاہر احمد صاحب بالقابہ۔ سلام علی من اتبع الہدیٰ۔

گزشتہ دنوں آپ کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج شائع ہوا میں اسے شاید لائق التفات نہ سمجھتا، مگر طویل سفر سے واپسی پر ڈاک میں اس کی ایک کاپی موجود پائی جس میں بطور خاص مجھے مخاطب کیا گیا تھا۔ جس کا جواب بطور خاص مجھ پر لازم ہوا۔ اس لیے جواباً چند نکات عرض کرتا ہوں:

۱۔ سب سے پہلے اس پر آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس ناکارہ کا نام دور حاضر کے مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالفوں کی فہرست میں درج فرمایا۔ یہ در اصل بہت بڑا اعزاز ہے جسے قرآن کریم نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ
مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی
اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى
الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍ
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
(المائدہ: ۵۴)

اے ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کرے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہوگی مہربان ہوں گے وہ مسلمانوں پر تیز ہوں گے کافروں پر جہاد کرتے ہوں گے اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں بڑے علم والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں مرتدین سے مقابلہ کرنے والے حضرات کے چھ اوصاف عالیہ بیان فرمائے ہیں۔ اول یہ کہ وہ حق تعالیٰ شانہ کے محبوب بندے ہیں، دوم یہ کہ وہ حق تعالیٰ شانہ کے سچے محب اور عاشق ہیں، سوم یہ کہ وہ اہل ایمان کے حق میں نہایت پست اور متواضع ہیں، چہارم یہ کہ وہ اہل کفر کے مقابلہ میں نہایت سخت ہیں، پنجم یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بجا لاتے ہیں، ششم یہ کہ وہ دین کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی پرواہ نہیں کرتے۔ آخر میں فرمایا کہ یہ حق تعالیٰ کا فضل خاص ہے جس کو چاہتے ہیں یہ فضل عطا فرما دیتے ہیں۔

اس آیت کریمہ کے اولین مصداق حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کے رفقاء رضی اللہ عنہم تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب اور دیگر مرتدین کا مقابلہ کیا اور اس دور میں اس آیت کریمہ کا مصداق وہ حضرات ہیں جو مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی مرتد اور اس کی ذریت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ پس آپ کا اس ناکارہ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالفین میں شمار کرنا گویا اس امر کی شہادت ہے کہ یہ ناکارہ اس دور میں آیت کریمہ کا مصداق ہے ظاہر ہے کہ یہ اس ناکارہ کے بارے میں حق تعالیٰ شانہ کے فضل عظیم کی شہادت و بشارت ہے جس پر آپ کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے۔

یہ ناکارہ آنحضرت خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ ترین اور نالائق ترین امتی ہے اور اپنی روسیاہی و نالائقی میں پوری امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) میں شاید سب سے بڑھ کر ہے۔ بجا ہے حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ کے بقول:

کس نیست دریں امت تو آنکہ چوں احقر
با روئے سیاہ آمدہ و موئے زریری

ایسے نالائق و ناکارہ امتی کے لیے اس سے بڑھ کر کیا اعزاز ہو سکتا ہے کہ اسے یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ کا مصداق بنا دیا جائے۔ آپ کی تحریر سے اس ناکارہ کو توقع ہو گئی ہے کہ ان شاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس ناکارہ و نالائق "با روئے سیاہ آمدہ و موئے زریری" امتی کی شفاعت فرمائیں گے۔ ؎

جب کبھی شوریدگان عشق کا ہوتا ہے ذکر
اے زہے قسمت کہ ان کو یاد آ جاتا ہوں میں

بہرحال آپ نے مرزا قادیانی کے مخالفوں میں اس فقیر کا نام شامل کر کے مجھے بڑا اعزاز بخشا ہے۔ ان شاء اللہ آپ کی یہ تحریر مجھے فردائے قیامت میں سند شفاعت کا کام دے گی اس لیے آپ کے منہ میں گھی شکر۔

۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے رسالہ انجام آتھم میں اپنے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ آئندہ وہ علماء کو مخاطب نہیں کرے گا۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں:

الیوم قضینا ما کان علینا من التبلیغات...... وان معنا ان لا نخاطب العلماء بعد ھذہ التوضیحات.... وھذہ منا خاتمۃ المخاطبات (ص ۲۸۲)

ہمارے ذمہ تبلیغ فرض تھی آج ہم نے اس کا حق ادا کر دیا۔ اور اب ہمارا قصد یہ ہے کہ ان توضیحات کے بعد ہم علماء کو مخاطب نہیں کریں گے اور یہ ہماری طرف سے مخاطبات کا خاتمہ ہے۔

جب مرزا قادیانی ۱۸۹۶ء میں وعدہ کر چکا تھا کہ آئندہ ہم علماء کو خطاب نہیں کریں گے تو کیا نوے سال کے بعد یہ وعدہ ۔۔۔ جو آپ کے عقیدے میں "وما ینطق عن الہوی ان ھو الا وحی یوحی" کا مصداق تھا ۔۔۔ منسوخ ہو گیا یا آپ کے نزدیک مرزا کے وعدے وعید اور قول و فعل ایسے نہیں جن کا لحاظ کرنا مرزا کی ذریت کے لیے ضروری ہو؟

۳۔ آپ نے علمائے امت کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ مباہلہ دو فریقوں کے درمیان حق و باطل اور صدق و کذب کے جانچنے کا آخری معیار ہے۔ کیا آپ کے نزدیک ایک صدی کا عرصہ گزر جانے کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کا صدق و کذب اب تک مشتبہ ہے کہ آپ اس کے لیے مباہلہ کرنے چلے ہیں؟ آپ کو یا آپ کی جماعت کو اب تک اس معاملہ میں اشتباہ ہو تو

ہو لیکن الحمدللہ امتِ اسلامیہ کو اور امت کے اس نالائق ترین فرد کو مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے میں ادنیٰ سے ادنیٰ شبہ نہیں، امتِ اسلامیہ کا قطعی و اجماعی عقیدہ و ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بلاشک وشبہ جھوٹا، مرتد اور زندیق ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ رسول اللّٰہ" کی صف میں شامل ہے۔۔۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے مرزا غلام احمد قادیانی مسیلمِ پنجاب کے جھوٹا ہونے پر ایسے بے شمار قطعی دلائل و شواہد جمع کر دیئے ہیں جن سے مرزا کا کذب آفتاب نصف النہار کی طرح عیاں ہو چکا ہے۔ ان دلائل کی روشنی میں مرزا کا کذاب ہونا کسی ایسے شخص پر مخفی نہیں رہ سکتا جس کے دل میں نورِ ایمان کی معمولی روشنی باقی ہو اور جس کی دل کی آنکھیں یکسر بند نہ ہو گئی ہوں۔ ہاں! جو شخص ارشادِ خداوندی:

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ	اور جو شخص دنیا میں اندھا ہے گا سو وہ آخرت
فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا	میں بھی اندھا رہے گا اور زیادہ راہ گم کردہ ہوگا۔

کا مصداق ہو اس کے لیے سیاہ و سفید اور صدق و کذب کے درمیان امتیاز ممکن نہیں۔ مرزا کے جھوٹ کے لیے یہی کافی ہے کہ اس نے اپنی تمام نہاد وحی کے ذریعہ اعلان کیا تھا کہ محترمہ محمدی بیگم کا آسمان پر اس سے نکاح ہو چکا ہے اور وہ ۱۸۸۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک اس نکاح کی منادی کرتا رہا۔ اور اسی نکاح کو پکا ثابت کرنے کیلئے اس نے ضمیمہ انجام آتھم میں یہاں تک لکھ دیا:

"یاد رکھو کہ اگر اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی (یعنی محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں نہ آئی) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں۔ یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں، وہی ربّ ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔" (ص ۵۴)

ہمارا بھی ایمان ہے کہ خدا کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ اس کے سب وعدے سچے ہوتے ہیں۔ ان میں کبھی تخلف نہیں ہو سکتا اور اس کے ارادوں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محمدی بیگم کا سایہ دیکھنا بھی مرزا کو نصیب نہ ہوا جس سے قطعی طور پر ثابت ہوا کہ یہ خبیث مفتری مرزا غلام احمد قادیانی کا افترا تھا اور وہ اپنے اقرار کے بموجب ہر بد سے بدتر ہے۔ یہودی، نصرانی، ہندو، سکھ اور چوہڑے چمار بھی غیر مسلم ہیں بُرے ہیں مگر مرزا باقرارِ خود ان سے بھی بدتر ہے۔ کیا اس خدائی فیصلے اور مرزا کی اپنی تحریر کے بعد بھی مرزا کے جھوٹا، مفتری اور ہر بد سے بدتر ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟ یہ میں نے صرف ایک مثال ذکر کی ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے مرزا کو جھوٹا اور روسیاہ کرنے کے لیے سیکڑوں نہیں ہزاروں دلائل جمع کر دیئے۔

۴۔۔۔۔ دیگر دلائل کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگوں سے مباہلے بھی کئے۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مرزا کا مسیح کذاب ہونا کھلے طور پر واضح فرما دیا، مثلاً:

الف: مرزا قادیانی نے ایک عیسائی پادری ڈپٹی آتھم سے پندرہ دن تک مناظرہ کیا۔ جب مرزا اپنے مقصود حریف سے عہدہ برآ نہ ہو سکا تو جنابِ الٰہی سے فیصلے کا طالب ہوا۔ بقول اس کے خدا نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں فریقوں میں سے جو جھوٹ پر ہے وہ آج کی تاریخ (۵ر جون ۱۸۹۳ء) سے پندرہ مہینے کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

اس مباہلہ کی پیشگوئی کا اعلان کرتے ہوئے مرزا نے لکھا:

"میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی، یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے۔ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اُٹھانے کے لیے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے، رُوسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسّہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لیے تیار ہوں۔"

میعاد گزرتی گئی اور قادیانی امت کو یقین تھا کہ ان کے مسیح کذاب کی پیش گوئی کے مطابق آتھم پندرہ مہینے کے اندر ضرور مر جائے گا۔ کیونکہ مرزا نے یہ بھی لکھا تھا:

"اور میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا، ضرور کریگا، ضرور کریگا، زمین و آسمان ٹل جائیں گے پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔"

لیکن جب میعاد میں صرف ایک رات باقی رہ گئی تو قادیان میں پوری رات شورِ قیامت برپا رہا۔ اور سب مرد و زن، چھوٹے بڑے اللہ تعالیٰ کے سامنے ناک رگڑتے ہوئے یہ بین کر رہے تھے کہ یا اللہ آتھم مر جائے یا اللہ آتھم مر جائے اور سب کو یقین تھا کہ آج سورج طلوع نہیں ہوگا کہ آتھم مر جائے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آتھم کو مارنے کے لیے ٹونے ٹوٹکے بھی کئے اور چنے پڑھوا کر اندھے کنوئیں میں ڈلوائے لیکن ان تمام تدبیروں، دعاؤں، شور و غوغا کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آتھم کو مرنے نہیں دیا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فعل سے ثابت کر دیا کہ:

- مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی خدا کی طرف سے نہیں تھی بلکہ مرزا کا اپنا افترا تھا۔
- مرزا قادیانی اور ڈپٹی آتھم دونوں جھوٹے تو تھے ہی، مگر مرزا، آتھم سے بڑا جھوٹا تھا۔
- اللہ تعالیٰ کی نظر میں مرزا قادیانی اس سزا کا مستحق تھا جو اس نے خود اپنے قلم سے تجویز کی تھی یعنی:

اس کو ذلیل کیا جائے۔
رُوسیاہ کیا جائے۔
اس کے گلے میں رسّہ ڈالا جائے۔
اس کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔
اور جو سزا ممکن ہو سکتی ہے اس کو دی جائے۔

کیا اس خدائی فیصلے کے بعد بھی مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کسی مباہلے کی ضرورت رہ جاتی ہے؟

ب: ۱۰ر ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو امرتسر کی عیدگاہ کے میدان میں مرزا قادیانی نے حضرت مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور سے رُو در رُو مباہلہ کیا۔ اس کا فیصلہ بھی اللہ تعالیٰ نے دے دیا کہ مرزا قادیانی، حضرت مولانا مرحوم کے سامنے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔ اور مولانا موصوف مرزا کے مرنے کے بعد بھی سلامت باکرامت رہے۔

کیا اس کے بعد بھی مرزا کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کسی آسمانی شہادت کی ضرورت ہے؟

ج: ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا قادیانی نے حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فاتح قادیان کے خلاف مباہلہ کا اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا: "مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ"۔

اس میں مرزا نے اللہ تعالیٰ سے نہایت تضرع و ابتہال کے ساتھ گڑگڑا کر کر یہ دعا و التجا کی تھی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے۔ "مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراضِ مہلکہ سے"۔ اور اس اشتہار میں مولانا مرحوم کو مخاطب کر کے مرزا نے لکھا:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اپنے ہر ایک پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے، اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا وہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔

اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے مطابق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔

پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔"

اور اس اشتہار کے آخر میں مرزا قادیانی نے لکھا:

"بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

مرزا قادیانی نے نہایت آہ وزاری کے ساتھ گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے جو فیصلہ طلب کیا تھا اس کا نتیجہ سب کے سامنے آگیا کہ مرزا ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو رات دس بجے تک چنگا بھلا تھا۔ شام کا کھانا کھایا اور رات دس بجے کے بعد اچانک خدائی عذاب یعنی وبائی ہیضہ میں مبتلا ہوا' اور دونوں راستوں سے غلیظ مواد خارج ہونا شروع ہوا' چند ہی گھنٹوں میں زبان بند ہوگئی اور بارہ گھنٹوں کے اندر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہوگیا۔ جبکہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم ومغفور مرزا کی ہلاکت کے بعد اکتالیس سال تک ماشاءاللہ زندہ وسلامت رہے۔ اور قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں سرگودھا میں واصل بحق ہوئے۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً۔

اس خدائی فیصلے اور مرزا کی عبرتناک موت نے ثابت کردیا کہ وہ مفتری اور کذاب تھا۔ مسیح موعود نہیں تھا اور یہ کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں' بلکہ شیطان کی طرف سے تھا۔

مرزا طاہر صاحب! کیا اس خدائی فیصلے کے بعد بھی کسی مباہلہ کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

۵۔۔۔ آج آپ علمائے امت کو مباہلہ کے لیے بلاتے ہیں۔ کیا آپ کو یاد نہیں رہا کہ نصف صدی تک آپ کے ابا مرزا محمود کو مباہلہ کے مسلسل چیلنج دیئے جاتے رہے۔ اور مرزا محمود نے ان میں سے کسی ایک کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کی۔ اس کی بھی چند مثالیں سن لیجئے:

الف: مولانا عبدالکریم مباہلہ نے مرزا محمود پر بدکاری کا الزام لگایا' اسے بار بار مباہلہ کا چیلنج دیا' اور اس کے لیے 'مباہلہ' نامی اخبار جاری کیا۔ مرزا محمود نے مباہلہ کا چیلنج قبول کرنے کے بجائے مولانا عبدالکریم کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ ان کا مکان جلادیا گیا' ان پر قاتلانہ حملہ کرایا گیا اور بالآخر ان کو قادیان چھوڑنے پر مجبور کردیا۔

اگر مرزا محمود میں حق وصداقت کی کوئی رمق تھی تو اس نے مولانا عبدالکریم مباہلہ کا چیلنج کیوں قبول نہیں کیا۔۔۔ مولانا عبدالکریم مرحوم کی بہن سکینہ' جو مرزا محمود کے گناہ کا تختۂ مشق بنی۔ شاید آج بھی زندہ ہے۔

ب: عبدالرحمن مصری مرزا محمود کا ایسا وفادار اور مقرب مُرید تھا کہ مرزا محمود کی غیر حاضری میں وہ قادیان میں قائم مقام خلیفہ تک بنایا گیا۔ غالباً ۱۹۳۷ء میں مرزا محمود نے اس کے لڑکے کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا۔ عبدالرحمن مصری نے مرزا محمود سے اس معاملہ کی تحقیقات کے لیے جماعت کے چند سرکردہ افراد پر مشتمل کمیشن مقرر کرنے کا مطالبہ کیا' جس کے سامنے وہ اپنے الزامات ثابت کرسکے۔ مرزا محمود نے اس مطالبہ کو تسلیم کرنے کے بجائے عبدالرحمن مصری اور اس کے ساتھی فخرالدین ملتانی کو ظلم وجبر کا نشانہ بنایا' ملتانی کو قتل کردیا گیا اور مصری پر نقض امن کے تحت مقدمات دائر کردیئے گئے۔ عبدالرحمن مصری نے عدالت عالیہ لاہور میں بیان دیتے ہوئے کہا:

"موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے' یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لیے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے' ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔"

عبدالرحمن مصری نے مرزا محمود کے نام ایک خط میں یہ بھی لکھا تھا:

"میں آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ مجھے مختلف ذرائع سے یہ علم ہوچکا ہے کہ آپ جنبی ہونے کی حالت میں ہی بعض دفعہ نماز پڑھانے آجاتے ہیں۔"

ان تمام غلیظ الزامات کے باوجود مرزا محمود کو عبدالرحمن مصری کا سامنا کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اسے مصری کی دعوت کو قبول کرنا موت سے بدتر نظر آیا۔۔۔ کیا اس سے کھلے طور پر یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس کا انگ انگ اور بند بند نجس تھا۔ اور کیا اس کے بعد بھی کسی عقلمند کو اس کے جھوٹا اور نجس ہونے میں کوئی شبہ رہ سکتا ہے۔

ج: پھر آپ ہی کی جماعت کے ایک منحرف گروہ نے 'حقیقت پسند پارٹی' تشکیل دی' جس نے مرزا محمود پر سنگین اخلاقی الزامات عائد کئے۔ انہوں نے 'تاریخ محمودیت' نامی کتاب لکھی' جس میں مرزا محمود کی بدکاریوں پر ۳۸ قادیانی مردوں اور عورتوں کی مؤکد بعذاب حلفیہ شہادتیں قلمبند کی گئیں۔ اور ان حلفیہ شہادتوں میں یہاں تک لکھا گیا کہ مرزا اپنی بیٹیوں کی بھی عصمت دری کرتا ہے' اور یہ کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بیوی سے بدکاری کراتا ہے۔ 'تاریخ محمودیت' میں مرزا محمود کو مباہلہ کا چیلنج دیا گیا۔ اور ان مؤکد بعذاب حلفیہ شہادتوں کے مقابلہ میں اس سے مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا۔

پھر یہی مضمون راحت ملک کی کتاب 'ربوہ کا مذہبی آمر' میں' شفیق مرزا کی کتاب 'شہر سدوم' میں اور مرزا محمد حسین بی کام کی کتاب 'منکرین ختم نبوت کا انجام' میں دہرایا گیا۔ اور مرزا محمود سے حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ ان واقعات کی تردید کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ لیکن مرزا محمود نے ان میں سے کسی چیلنج کا جواب نہ دیا اور اس پر سکوت مرگ طاری رہا۔ البتہ اپنے بھولے بھالے خوش عقیدہ مُریدوں کو ان کتابوں کے نہ پڑھنے کا 'سرکاری فرمان' جاری کردیا۔ کیا اہل عقل اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کریں گے کہ مرزا محمود کے اخلاقی خط وخال وہی تھے جو ان کتابوں میں حلفیہ شہادتوں کے ذریعہ بار بار دہرائے گئے ہیں۔ مرزا طاہر صاحب! کیا اسی 'خاندانی تقدس' کے بل بوتے پر آپ علمائے امت کو مباہلہ کی دعوت دینے چلے ہیں؟

بادۂ عصیاں سے دامن تر بہ تر ہے شیخ کا
اس پہ دعویٰ ہے کہ اصلاح دو عالم ہم سے ہے

مرزا طاہر صاحب! اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ کے باپ پر 'حقیقت پسند پارٹی' کے الزامات غلط ہیں تو آپ نے ان کے مطالبہ کے مطابق 'حلف مؤکد بعذاب' اٹھا کر ان الزامات کی تردید کرنے اور مباہلہ کرنے کی جرأت آج تک کیوں نہیں کی؟

د: آپ کی جماعت میں کسی اور کو معلوم ہو یا نہ ہو لیکن آپ کو تو یقیناً معلوم ہوگا کہ آپ کے ابا کی موت کن عبرتناک حالات میں ہوئی' اور وہ اپنی زندگی کے آخری گیارہ سالوں میں ایک طویل عرصہ تک کس طرح مرقع عبرت بنا رہا۔ خصوصاً اس کے آخری دور ایام میں اس کی کیفیت کیا تھی؟ اور اس کی موت کیسی عبرتناک ہوئی۔

اور پھر یاد ہوگا کہ آپ کے بڑے بھائی مرزا ناصر کی ناگہانی موت کس طرح واقع ہوئی۔ آپ کے اسلام آباد کے 'قصر خلافت' کے سامنے ہونے والے جلسہ میں شیر ختم نبوت رفیق محترم جناب مولانا اللہ وسایا زید مجدہ نے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کا جو خط پڑھ کر سنایا تھا اس کا کیا مضمون تھا جس کو سن کر مرزا ناصر صدمہ کی تاب نہ لاسکا اور یکایک اس کی حرکت قلب بند ہوگئی۔ مرزا طاہر صاحب! کیا اپنے بھائی' اپنے باپ اور اپنے دادا کی عبرتناک موتوں کو بچشم خود دیکھنے اور سننے کے بعد بھی آپ کے لیے کسی مزید سامان عبرت کی ضرورت ہے؟ کہ آپ علمائے امت سے مباہلہ کرنے چلے ہیں؟ کیا آپ یہ دعا کرنے کی جرأت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے باپ اور دادا کی سی موت نصیب کرے؟

۶۔۔۔ رفیق محترم جناب مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی مدظلہ العالی آپ کے ابا مرزا محمود کو اس کی زندگی میں ہر سال مباہلہ کی دعوت دیتے رہے۔ اس کی عبرتناک موت کے بعد آپ کے بھائی مرزا ناصر کو ہر سال مباہلہ کا چیلنج دیتے رہے۔ اور اس کی ناگہانی موت کے بعد خود آپ کو بھی التزام کے ساتھ ہر سال مباہلہ کی کھلی دعوت دیتے رہے۔ انہوں نے متعدد بار ویمبلے ہال لندن میں بھی آپ کو دعوت دی۔ لیکن آپ کے باپ کو' آپ کے بھائی کو اور خود آپ کو آج تک اس چیلنج کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کیا اس کا صاف صاف مطلب یہ نہیں کہ آپ کو اپنے اور اپنے باپ دادا کے جھوٹا ہونے کا حق الیقین ہے۔ مرزا طاہر صاحب! علمائے امت کو مباہلہ کا چیلنج دینے سے پہلے کیا آپکا فرض نہیں تھا کہ آپ یہ تمام قرضے ادا کردیتے جو آپ کے اور آپ کے باپ دادا کے ذمہ واجب الادا ہیں؟

۷۔۔۔ آپ نے اس فقیر کو مباہلہ کی دعوت دی ہے' یہ فقیر اس کے لیے بسروچشم حاضر ہے۔ لیکن مباہلہ کا وہ طریقہ نہیں جو آپ نے اختیار کیا ہے اور جس کی آپ نے علمائے امت کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی آپ کی طرح گھر بیٹھے آپ پر لعنتیں بھیجتے رہیں اور اخباروں اور رسالوں میں لعنت کی پتنگ بازی کرتے پھریں۔ گھر بیٹھ کر تیر تکے چلانا عورتوں کا مشغلہ ہے اور کاغذی پتنگ بازی بچوں کا کھیل ہے۔

مباہلہ کا طریقہ وہ ہے جو قرآن کریم نے آیت مباہلہ میں بیان فرمایا ہے کہ دونوں فریق اپنی عورتوں بچوں اور اپنے متعلقین کو لے کر میدان میں نکلیں' چنانچہ اس آیت کی تعمیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصاریٰ نجران کے مقابلے میں نکلے اور ان کو نکلنے کی دعوت دی۔ اور خود آپ کا دادا مرزا غلام احمد قادیانی 'حضرت

مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور کے مقابلہ میں عیدگاہ امرتسر کے میدان میں نکلا۔

اگر آپ اس فقیر کو مباہلہ کی دعوت دینے میں سنجیدہ ہیں تو بسم اللہ! آئیے۔ مردِ میدان بن کر میدانِ مباہلہ میں قدم رکھئے۔ تاریخ، وقت اور جگہ کا اعلان کر دیجئے کہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت فلاں جگہ مباہلہ ہوگا۔ پھر اپنے بیوی بچوں اور متعلقین کو ساتھ لے کر مقررہ وقت پر میدانِ مباہلہ میں آ جائیے۔ یہ فقیر بھی انشاء اللہ اپنے بیوی بچوں اور متعلقین کو ساتھ لے کر وقتِ مقررہ پر پہنچ جائے گا۔

اور بندہ کے خیال میں مباہلہ کے لیے درج ذیل تاریخ، وقت اور جگہ سب سے زیادہ موزوں ہوگی۔

تاریخ: ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء
دن : جمعرات
وقت: دو بجے بعد از نماز ظہر
جگہ : مینارِ پاکستان لاہور

میں نے اس کو بہترین تاریخ، وقت اور جگہ اس لیے کہا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کے دادا صاحب پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں اپنی دجالی بیعت کا سلسلہ شروع کیا تھا گویا ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کی تاریخ آپ کے مسیح دجال کی صد سالہ تقریب ہے اور اس نے لدھیانہ میں سلسلۂ بیعت شروع کیا تھا، میدانِ مباہلہ میں آپ کا مقابلہ بھی لدھیانوی سے ہوگا ــــ اس طرح بابِ لُد پر مسیح دجال کو قتل کیا جائے گا۔ ظہر کے بعد کا وقت میں نے اس لیے تجویز کیا کہ حدیثِ نبوی کے مطابق اس وقت فتح و نصرت کی ہوائیں چلتی ہیں۔ اور جگہ کے لیے مینارِ پاکستان کا تعین اس لیے کیا ہے کہ پاکستان میں اس سے بہتر اور کشادہ جگہ اجتماع کے لیے شاید کوئی اور نہیں ہوگی علاوہ ازیں ۲۳ر مارچ کی تاریخ یومِ پاکستان بھی ہے۔ یومِ پاکستان کو مینارِ پاکستان پر اجتماع نہایت مناسب ہے۔ تاہم مجھے اس تاریخ، وقت اور جگہ پر اصرار نہیں۔ بلکہ تاریخ، وقت اور جگہ کی تعیین کو آپ کی صوابدید پر چھوڑتا ہوں۔ آپ جو تاریخ، وقت اور پاکستان میں جو مقام مباہلہ مناسب سمجھیں، تجویز کر کے مجھے اطلاع دیں۔

یہ فقیر اُمتِ محمدیہ کا ادنیٰ ترین خادم ہے اور آپ چشم بددور "امام جماعتِ احمدیہ" ہیں! اس فقیر کو اپنے ضعف و قصور کا اعتراف ہے اور آپ کو اپنی امامت و زعامت اور تقدس پر ناز ہے۔ لیکن الحمدللہ ثم الحمدللہ یہ فقیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا ادنیٰ غلام ہے۔ اور آپ جھوٹے مسیح کے جانشین ہیں۔ یہ فقیر سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمۃ للعالمین سے وابستہ ہے اور آپ دورِ حاضر کے مسیلمہ کذاب کے دم چھلا ہیں۔ یہ فقیر اپنی نالائقی کا اعترافِ تقصیر لے کر میدانِ مباہلہ میں قدم رکھے گا۔ آپ اپنی امامت و زعامت اور تقدس پر ناز کرتے ہوئے آئیے۔ میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا علم اٹھائے ہوئے آؤں گا۔ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت و مسیحیت کا سیاہ جھنڈا لے کر آئیے۔

آئیے! اس فقیر کے مقابلہ میں میدانِ مباہلہ میں قدم رکھیے اور پھر میرے مولائے کریم کی غیرت و جلال اور قہری تجلی کا کھلی آنکھوں تماشا دیکھیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ نجران کے بارے میں فرمایا تھا کہ اگر وہ مباہلہ کیلئے نکل آتے تو ان کے درختوں پر ایک پرندہ بھی زندہ نہ بچتا۔

آئیے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ اُمتی کے مقابلہ میں میدانِ مباہلہ میں نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت کا اعجاز ایک بار پھر دیکھ لیجیے۔

اس ناکارہ کا خیال ہے کہ آپ آگ کے اس سمندر میں کودنا کسی حال میں قبول نہیں کریں گے اپنے باپ دادا کی طرح ذلت کی موت مرنا پسند کریں گے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نالائق اُمتی کے مقابلہ میں میدانِ مباہلہ میں اترنے کی جرأت نہیں کریں گے۔

۸ ــــ یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ اس ناکارہ کو یا دیگر علمائے اُمت کو آپ سے یا آپ کے باپ دادا سے کوئی ذاتی عناد نہیں۔ نہ کسی جائیداد کا جھگڑا ہے۔ نہ کسی ریاست کا تنازعہ ہے۔ واللہ العظیم ہم آپ کے خیرخواہ ہیں اور نہایت دردمندی و دل سوزی سے چاہتے ہیں کہ آپ دوزخ کی آگ سے بچ جائیں۔ مرزا قادیانی کے دجل و فریب اور مکاری و عیاری کی دھجیاں اس لیے بکھیرتے ہیں تاکہ اُمتِ محمدیہ کے ایمان کو بچایا جائے اور آپ کی جماعت کے افراد کو دوزخ کی جلتی آگ سے نکالا جائے۔ خدا شاہد ہے کہ ہمارا یہ عمل محض رضائے الٰہی کے لیے اور آپ کی اور اُمتِ محمدیہ کی خیرخواہی کے لیے ہے۔ ہماری یہ خیرخواہی آپ لوگوں کو مرنے کے بعد معلوم ہوگی۔ میں آج پھر آپ سے اور آپ کی جماعت کے ایک ایک فرد سے نہایت اخلاص و خیرخواہی اور دل سوزی و دردمندی کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ لوگ راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح کے قربِ قیامت میں آنے کی خبر دی ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا:

"خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔" (متی ۲۴: ۴-۵)

مرزا غلام احمد قادیانی بھی انہی لوگوں میں سے تھا جنہوں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کر کے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا۔ مرزا غلام احمد نے یا آپ لوگوں نے جو تاویلات ایجاد کر رکھی ہیں وہ محض نفس و شیطان کا دھوکہ ہے۔ یہ تاویلیں نہ قبر میں منکر نکیر کے آگے چلیں گی اور نہ فردائے قیامت میں داورِ محشر کے سامنے کام دیں گی۔

مرزا طاہر صاحب! آپ کے لیے اپنی امامت و امارت اور خاندانی گدی کو چھوڑ کر حق کا اختیار کرنا بے شک مشکل ہے، لیکن اگر آپ محض رضائے الٰہی کے لیے حق کو اختیار کر لیں تو حق تعالیٰ شانہٗ آپ کو دنیا و آخرت میں اس کا ایسا بہترین بدلہ عطا فرمائیں گے کہ اس کے مقابلہ میں آپ کی موجودہ ریاست و امارت ہیچ در ہیچ ہے۔ اور اگر آپ نے ریاست کو حق پر ترجیح دی تو مرنے کے بعد ایسی ذلت اور ایسے عذاب کا سامنا کرنا ہوگا جس کے سامنے موجودہ عزت و وجاہت لغو و لایعنی ہے۔ میں آپ کی جماعت کے تمام افراد سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ مرنے سے پہلے توبہ کر لیں، اور میں آپ کو، آپ کی جماعت کو اور ان تمام افراد کو جن کی نظر سے میری یہ تحریر گزرے، گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حق و صداقت کا پیغام آپ تک پہنچا دیا، کسی شخص کے دل میں حق طلبی کا جذبہ ہو اور وہ اپنا اطمینان چاہتا ہو تو اس کو سمجھانے کے لیے تیار ہوں۔

۹ ــــ آپ نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ میں اپنا جواب اخبارات اور رسالوں میں شائع کر دوں۔ جہاں تک میرے امکان میں ہے میں نے اشاعت کی کوشش کی ہے۔ آپ اگر چاہیں تو اپنے اخبارات و رسائل میں میرا جواب شائع کرا سکتے ہیں۔

۱۰ ــــ میں نے آپ کو میدانِ مباہلہ میں اترنے کی جو دعوت دی ہے چار مہینے تک اس کے جواب کی مہلت دیتا ہوں۔ اور جواب کے لیے آخری تاریخ یکم جنوری ۱۹۸۹ء مقرر کرتا ہوں۔

۱۱ ــــ میرا خیال ہے کہ آپ نے دیگر اکابر علماء کے نام بھی مباہلہ کا چیلنج بھیجا ہوگا۔ اس لیے یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ علمائے امت کے اس خادم کا جواب سب کی طرف سے تصور فرمائیں۔ ہر ایک کو فرداً فرداً زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔ وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین۔

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

عورتوں کا مساجد میں جانا

احمد بن خالد ——— قصور

سوال: کیا عورتیں مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کیلئے جاسکتی ہیں؟

جواب۔ عورتوں کا مساجد پہ جانا فتنہ کی وجہ سے مکروہ و ممنوع ہے۔

نیکیوں کو نہیں چھوڑنا چاہیے

ایک صاحب

سوال میں پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں۔ روزہ رکھتا ہوں خیرات کرتا ہوں، جھوٹ بولنے سے حتی الوسع پرہیز کرتا ہوں بے ایمانی نہیں کرتا، وعدہ خلافی نہیں کرتا، والدین کی فرماں برداری کرتا ہوں، لیکن اس کے ساتھ سینما کے بورڈ لکھتا ہوں تصویریں بناتا ہوں، اور بعض اوقات آنکھوں کا زنا سرزد ہو جاتا ہے اور اسی طرح بعض گناہ صغیرہ ہو جاتے ہیں داڑھی بھی منڈواتا ہوں میرا ایک دوست مجھے بار بار کہتا ہے کہ یا تو بالکل متقی بن جاؤ اور تصویریں بنانا، داڑھی منڈوانا وغیرہ چھوڑ دو یا پھر نماز روزہ چھوڑ دو کیونکہ اس طرح تمہیں نیکیوں کا اجر نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ تم ساتھ ساتھ برائیوں میں بھی مبتلا ہو۔ میں نے دل میں کئی بار گناہوں کو چھوڑنے کا ارادہ کیا ہے لیکن گناہ چھوٹ نہیں سکے براہ کرم آپ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں کیا مجھے نیکیوں پر اجر ملے گا؟

جواب۔ آپ کے دوست کا یہ مشورہ تو صحیح ہے کہ پورے متقی بن جاؤ لیکن یہ مشورہ بالکل غلط ہے کہ "یا پھر نماز روزہ بھی چھوڑ دو۔" اگر آدمی ایک یا چند گناہوں میں مبتلا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے آپ کو گنہگار سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور استغفار کرتا رہے اور گناہوں کے چھوڑنے کی تدبیر کرتا رہے بہرحال آپ کو نیکیوں پر اجر ملے گا۔ مگر گناہوں کے چھوڑنے کا اہتمام کرتے رہنا چاہیے۔

ایک پریشانی کا حل

سائلہ: ایک بہن ن۔ د کھلابٹ

سوال۔ حذف کر دیا گیا۔

جواب۔ نمازِ عشاء کے بعد اول و آخر ۱۱، ۱۱ بار درود شریف اور درمیان میں ۱۱ تسبیح یا لطیف پڑھ کر دعا کیا کریں۔ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کی پریشانی دور فرمائیں۔

"والسلام"۔

چند مسائل

محمد شاہد الرحمٰن شاکر کلور کوٹ

سوال رات کے وقت آئینہ دیکھنا کیسا ہے؟ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ رات کے وقت آئینہ دیکھنا اچھا نہیں ہے

سوال کیا رات کے وقت جھاڑو دینا منع ہے ہم نے سُنا ہے کہ رات کے وقت جھاڑو دینے سے حضورؐ نے منع فرمایا ہے۔

جواب۔ رات کو جھاڑو دینے کی ممانعت میرے علم میں نہیں

سوال۔ سیدھی یا سائیڈ پر چیر (مانگ) نکالنے میں کیا فرق ہے؟ میں نے سنا ہے کہ سیدھی میں چیر نکالنا سنت ہے۔ اور بتائیں سائیڈ پر چیر نکالنا گناہ تو نہیں ہے؟

جواب۔ درمیان میں مانگ نکالنا سنت ہے اور ایک طرف مانگ نکالنا خلافِ سنت ہے۔

سوال۔ کیا کوئی بہت ہی ضعیف العمر شخص امامت کرا سکتا ہے؟ جو کہ اتنا ضعیف العمر ہو کہ جب وہ مغرب یا عشاء یا فجر کے وقت آواز سے کوئی سورۃ یا الحمد پڑھ رہا ہو تو کئی الفاظ مقتدیوں کو سنائی بھی دیں۔ ہمارے شہر میں ایک مسجد میں بہت ہی ضعیف العمر امام صاحب امامت کراتے ہیں۔ اور کئی الفاظ بہت سی آہستگی سے ادا کرتے ہیں جو کہ مقتدیوں کو سنائی نہیں دیتے کیا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: اگر امام صاحب الفاظ تو صحیح ادا کرتے ہیں مگر آواز کی کمزوری کی وجہ سے مقتدیوں کو سنائی نہیں دیتے تو ان کی امامت صحیح ہے۔

بینک کے سود کا مصرف

محمد ابوبکر .... لاہور

سوال۔ ایک شخص کا روپیہ نقد بینک میں جمع ہے۔ اس کھاتے سے اس کو اپنی رقم پر سود ملتا ہے جو سود ہے اس کا کیا حکم ہے کیا بینک سے اپنی رقم پر سود لینا جائز ہے یا اسکو وہیں بینک میں چھوڑ دیا جائے۔ اگر اس کا بینک سے نکالنا اور وصول کرنا جائز ہے تو کیوں اور اس کی دلیل کیا ہے؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ وہ سود لے کر مسجد کی لیٹرین پر لگایا جا سکتا ہے۔

جواب: بینک کا سود بھی حرام ہے۔ اور حرام روپے کا مصرف یہ ہے کہ صدقہ کی نیت کے بغیر کسی فقیر محتاج کو دے دیا جائے۔ مسجد کے استنجا خانوں پر استعمال کرنا جائز نہیں۔

مقروض پر زکوٰۃ

اورنگ زیب ...... اٹک شہر

سوال۔ میرے پاس چھ سات تولے سونا موجود ہے لیکن میں نے مکان قرض لے کر بنوایا ہے۔ اور وہ مکان کرایہ پر بھی نہیں ہے۔ بیس پچیس ہزار نقدی بھی ہے لیکن میں نے ۷۰، ۸۰ ہزار روپیہ قرض بھی دینا ہے اس صورت حال کو سامنے رکھ کر بندہ کو جواب سے نوازیں۔

جواب۔ قرض منہا کرنے کے بعد اگر آدمی صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اس لئے آپ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

قادیانی کی دعوت میں شریک ہونا

سائل... محمد مختار انجم.. سیالکوٹ

سوال۔ اگر کوئی قادیانی (غیر مسلم) بذات خود کسی خورد و نوش کی محفل کا انعقاد کرے تو کیا اس محفل میں کسی مسلمان کا شامل ہو کر کھانا پینا شرعاً جائز ہے۔ یا نہیں؟

بصورت دیگر اگر کوئی قادیانی (غیر مسلم) بذات خود کسی خورد و نوش کی محفل کا انعقاد نہ کرے لیکن ایسی محفل میں جو کسی مسلم کی طرف سے ہو تو کیا اسے مدعو کرنا جائز ہے نیز اگر اس کو مدعو کیا گیا ہو تو وہاں کھانا پینا اس کی موجودگی میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ قادیانی کی دعوت میں شریک ہونا اور اس کو دعوت میں شریک کرنا جائز نہیں۔ قادیانی مرزا لعین کو نعوذ باللہ "محمد رسول اللہ" مانتے ہیں کسی مسلمان کی غیرت گوارا کرے گی کہ ایسے لوگوں سے میل جول رکھے، ان کو مدعو کرے یا ان کی دعوت میں شریک ہو؟

رضاعت کا مسئلہ

سائل.... امداد اللہ..... ملتان

سوال۔ میں نے ایک عورت کا دودھ پیا تھا جس کی وجہ سے وہ میری رضاعی ماں ہے کیا میرے بڑے بھائی کا نکاح اس عورت کی لڑکی کے ساتھ ہو سکتا ہے؟

جواب: آپ کے بھائی کا نکاح آپ کی رضاعی بہن سے جائز ہے۔

سوال: بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جرابوں پر بھی مسح کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: امام ابوحنیفہ کے نزدیک جرابوں پر مسح صحیح ہے

سوال: اگر میں اس طرح نیت کروں کہ میں جب بھی مسجد میں داخل ہوا کروں تو میری نفلی اعتکاف کی نیت ہوا کرے گی تو کیا جب بھی میں مسجد میں جایا کروں گا تو مجھے نفلی اعتکاف کا ثواب ملے گا۔ یا ہر مرتبہ تازہ نیت کرنا ہوگی (اصل میں وجہ یہ ہے کہ نیت کرنا اکثر یاد نہیں رہتا)

جواب: نیت فعل کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے مسجد میں داخل ہوتے وقت نیت کرنی چاہیے۔

گستاخ رسول کا ایمان

سوال: ہمارا ایک رشتہ دار اکثر رسول کریم کی شان میں سنگین گستاخیوں (جن کا تحریر کرنا بھی گناہ ہوگا) کا مرتکب ہوتا ہے اذان کی آواز کو ناپسند کرتے ہوئے غصہ میں آکر مسلمانوں کو گالیاں دیتا ہے اپنے آپ کو غیر مسلم تو تسلیم نہیں کرتا مگر مسلمانوں سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

۱ کیا وہ شخص مسلمان ہے؟ ۲، میری رشتہ دار عورت سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں ۳، اگر جائز نہیں ہے تو اس کی بیوی کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ جبکہ اب وہ دو بچوں کی ماں بھی ہے۔

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

وضو کے بعد انگلی کا اشارہ

محمد انور انصر..... چونڈہ

سوال: بعض لوگ وضو کے بعد کھڑے ہو کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھا کر غالباً کلمہ شہادت پڑھتے ہیں ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا تو صحیح ہے انگلی سے اشارہ کرنا اس موقع پر منقول نہیں۔

سوال: اگر وتروں میں کوئی چیز چھوٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے یعنی سجدہ سہو کرنا چاہیے۔

جواب: وتر کی نماز میں بھی اگر ایسی چیز چھوٹ جائے جس سے سجدہ سہو لازم آتا ہے تو سجدہ سہو لازم ہے۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم سے ایک تنظیم دینی کام پمفلٹ، دعائیہ کیلنڈر۔ اس طرح کے کام کر سکتی ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے ادا ہونے کے لئے تملیک یعنی کسی محتاج کو مالک بنانا شرط ہے۔ ایسی تنظیم کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جو تملیک کا اہتمام نہیں کرتی۔

زکوٰۃ کا مصرف

بشیر احمد چیمہ..... دبئی

سوال: اس وقت پاکستان میں بہت سے دینی مدارس مختلف حضرات کے تعاون سے چل رہے ہیں لوگ عموماً اپنی زکوٰۃ، صدقہ اور فطرانہ وغیرہ کی رقوم مدارس ہی میں جمع کرا دیتے ہیں، یہاں پر چند حضرات مل کر اسلامی تعلیم کے لئے ایک دینی مدرسہ بنانا چاہتے ہیں۔ جس کے مصارف زیادہ تر زکوٰۃ کی رقم سے ادا ہونگے مثلاً مدرس کی تنخواہ، قالین، فرنیچر، کولر، پانی اور بجلی کا بل وغیرہ۔ اس میں کچھ حضرات کی رائے ہے کہ یہ مصارف زکوٰۃ، صدقہ اور فطرانہ کی مد سے ادا نہیں کئے جا سکتے۔

لہذا آپ سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل امور کی قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں

۱ کیا زکوٰۃ کی رقم میں سے مدرسہ کے معلم کی تنخواہ دی جا سکتی ہے؟

۲ کیا زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ کے لئے عمارت تعمیر کی جا سکتی ہے؟

۳ کیا زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ کے طلباء میں کھانا یا مٹھائی وغیرہ تقسیم کی جا سکتی ہے؟

۴ کیا زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ کے طلباء یا طالبات کو وظیفہ دیا جا سکتا ہے؟

۵ کیا زکوٰۃ کی رقم میں سے مدرسہ کی عمارت کا کرایہ ادا کیا جا سکتا ہے؟

۶ کیا زکوٰۃ کی رقم میں سے مدرسہ کے لئے فرنیچر، الماری،

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کا پوری دنیا میں منظم تعاقب کرنے کی ضرورت ہے

تفصیلات چوتھی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کی

لندن! چوتھی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس نے ۱۹۸۹ء کو پوری دنیا میں تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پر منانے اور مختلف ممالک میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ گذشتہ روز ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں منعقد ہونے والی عالمی ختم نبوت کانفرنس، یورپ کے چیف آرگنائزر مولانا عبدالرحمٰن باوا کی تجویز پر کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہوئی جس میں برطانیہ کے مختلف شہروں سے ہزاروں مسلمانوں کے علاوہ پاکستان بھارت، بنگلہ دیش متحدہ عرب امارات، ڈنمارک اور دیگر ممالک سے سرکردہ علماء اور مندوبین نے شرکت کی۔ کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت جمعیۃ علماء برطانیہ کے نائب صدر مولانا عبیدالرحمٰن نے کی جبکہ مہمان خصوصی عالمی انجمن خدام الدین کے امیر مولانا میاں محمد اجمل قادری تھے اور دوسری نشست کی صدارت مرکزی جمعیۃ علماء برطانیہ کے صدر مولانا محمد حسن وال سال نے کی جبکہ مہمان خصوصی بھارت کے بزرگ عالم دین اور اڑیسہ کے امیر شریعت مولانا محمد اسماعیل کٹکی تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خواجہ محمد خان محمد مدظلہ کانفرنس کے سرپرست اعلیٰ کی حیثیت سے موجود رہے اور تمام انتظامات کی نگرانی کی۔

کانفرنس کے چیف آرگنائزر مولانا عبدالرحمٰن باوا نے افتتاحی خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمن سرگرمیوں کا پوری دنیا میں منظم تعاقب کی ضرورت ہے انہوں نے تجویز پیش کی کہ ۱۹۸۹ء کو پوری دنیا میں "سال ختم نبوت" قرار دیا جائے جسے کانفرنس کے شرکاء نے جوش و خروش کے ساتھ منظور کرلیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ "سال ختم نبوت" کے دوران دنیا کے مختلف ممالک کے اہم شہروں کے علاوہ پاکستان میں ڈویژنل صدر مقامات پر اور برطانیہ میں کارڈف، بانچسٹر، برمنگھم، بریڈفورڈ اور گلاسکو میں ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ مختلف زبانوں میں کئی لاکھ روپے کے خرچ سے دنیا بھر میں تقسیم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا برطانیہ میں مساجد کمیٹیوں مسلم ویلفیئر سوسائٹیوں کا ایک مشترکہ اجلاس طلب کیا جائے گا۔ جس میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے متفقہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

عالمی انجمن خدام الدین کے امیر مولانا میاں محمد اجمل قادری نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایمان اور اخلاقی قوت کے ساتھ باطل قوتوں کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے یہی وہ قوت ہے جو ہمیشہ حق کی فتح اور باطل کی شکست کا باعث بنی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی صفوں میں نظم و ضبط پیدا کرکے اپنی جدوجہد کو آگے بڑھانا چاہیے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا اللہ وسایا نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیغمبر کی ہر بات سچی ہوتی ہے اور اللہ کا نبی جو پیشگوئی کرتا ہے اس کے غلط ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کے ثبوت کے لئے جتنی پیشگوئیاں کی ہیں ان میں ایک بھی درست ثابت نہیں ہوئی۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مولانا اسلم قریشی نے ۲۰ جولائی کو سیالکوٹ کی عدالت میں بیان دیا ہے کہ انہیں قادیانیوں نے مرزا طاہر کے ایماء پر اغوا کیا تھا اور وہ مسلسل پانچ سال تک قادیانیوں کے تشدد کا نشانہ بنتے رہے۔ اس عدالتی بیان کے بعد یہ بات طے ہوگئی کہ مرزا طاہر اسلم قریشی کے اغوا کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے ہم حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزا طاہر کی پناہ کا فیصلہ واپس لے کر انہیں پاکستان واپس بھجوایا جائے یا حکومت برطانیہ خود انکوائری کا اہتمام کرے قانونی اور اخلاقی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا نذیر احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر نے مسلمانوں کو مباہلے کا جو چیلنج دیا ہے۔ اسے پاکستان میں علماء نے قبول کرلیا ہے اور چودہ اگست کو مختلف شہروں میں سرکردہ علماء مباہلے کے لئے مرزا طاہر کا انتظار کرتے رہے۔ یہاں بھی ہم نے چیلنج قبول کرنے کا اعلان کیا اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمان اور سینکڑوں علماء امیر مرکزیہ مولانا خان محمد کی قیادت میں جمع ہو کر مرزا طاہر کا انتظار کر رہے ہیں مگر جس طرح مرزا طاہر کے باپ اور دادا کو مقابلے پر آنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی اسی طرح مرزا طاہر کو بھی ہمت نہیں ہوگی۔

بھارت کے بزرگ عالم دین مناظر اسلام مولانا محمد اسماعیل کٹکی نے کہا کہ قادیانیوں کے ساتھ ہمارا اصل جھگڑا نبوت جاری رہنے پر نہیں ہے کیونکہ قادیانی گروہ یہ کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے بھی عالم اسلام میں کوئی نبی نہیں آیا اور بعد میں بھی کوئی نہیں آئے گا۔ اس لئے اصل اختلاف اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آخری نبی کون ہے؟ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں مگر قادیانی گروہ مرزا قادیانی کو آخری نبی قرار دیتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما منظور الحسینی نے کہا ہے کہ ہمارا قادیانیوں کے ساتھ نہ کوئی ذاتی جھگڑا ہے نہ کوئی دشمنی ہے ہم ان کے خیر خواہ ہیں۔ انہیں دعوت دیتے ہیں کہ وہ غلط عقائد سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیں ہم ان کو سینے سے لگائیں گے۔ انہوں نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کو خود مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے۔

جمعیت علماء اسلام پاکستان صوبہ سندھ کے امیر مولانا فدا الرحمٰن درخواستی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سیدنا صدیق اکبرؓ کے اسوہ کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اسوۂ صدیقی کو اپنا کر ہی ہم باطل گروہوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا سدباب کرسکتے ہیں۔

جمعیت اہل سنت عرب امارات کے سربراہ شیخ التفسیر مولانا محمد اسحٰق مدنی نے کہا ہے کہ قادیانی مذہب ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کا مقصد عالم اسلام میں انتشار پیدا کرنا اور نئی نسل کو گمراہ کرکے استعماری سازشوں کی آبیاری کرنا ہے اسی لئے اس فتنے سے مسلمانوں کو بچانے کی جدوجہد ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔

مرکز ثقافت اسلامی ڈنمارک کے سربراہ پروفیسر محمد ادریس نے کہا کہ قادیانی گروہ اسرائیل کے آلۂ کار کی حیثیت سے پوری دنیا میں تخریب کاری کر رہے ہیں اور استعماری قوتوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس سے خبردار رہنا چاہیے۔

جمعیت علماء برطانیہ کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرشید ربانی نے کہا کہ قادیانی گروہ کی سرگرمیوں کے سدباب میں جمعیت علماء برطانیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مکمل تعاون کرے گی۔ اور برطانیہ بھر کے کالجوں، اسکولوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھے گی۔

اسلامک اکیڈمی مانچسٹر کے ڈائریکٹر مولانا محمد اقبال رنگونی نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کا عقیدہ ملت اسلامیہ کا اجتماعی عقیدہ ہے جس پر چودہ سو سال سے امت مسلمہ متفق چلی آرہی ہے مرزا قادیانی بھی پہلے یہی عقیدہ رکھتا تھا مگر بعد میں منحرف ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کا نبی پیدائشی مومن ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی خود اپنے قول کے مطابق ۵۲ سال تک مشرک اور مرتد رہا۔

مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے ممتاز راہنما مولانا محمد موسیٰ قاسمی نے اپنی تقریر کے دوران حاضرین کو کھڑا کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس ہال میں موجود تمام مسلمان مرزا طاہر سے مباہلے کے لئے تیار ہیں۔

ادارہ اشاعت المعارف فیصل آباد کے ڈائریکٹر مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے تحریک ختم نبوت کے سو سالہ دور پر روشنی ڈالی اور کہا کہ علامہ سید انور شاہ کاشمیری اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جس جدوجہد کا آغاز کیا تھا اسے جاری رکھا جائے گا اور علماء کرام اس سلسلہ میں کسی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔

کانفرنس کے شرکاء سات گھنٹے تک مباہلے کے لئے مرزا طاہر یا ان کے کسی نمائندے کی آمد کا انتظار کرتے رہے اور بالآخر شام ۷ بجے تک ان کے نہ آنے کی وجہ سے مباہلے سے قادیانی جماعت کے فرار اور شکست کا اعلان کردیا گیا۔

کانفرنس کم وبیش آٹھ گھنٹے جاری رہی اور بنگلہ دیش کے روحانی پیشوا امام محمد مجددی اور شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد کی پرسوز دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں عربی، اردو، انگریزی اور بنگالی زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ مولانا محمد منور، مولانا سکندر خاں، مفتی غیاث الدین، مولانا صہیب احسن، جناب اقبال سکرانی، مولانا محمد انس، ڈاکٹر عزیز پاشا، ابراہیم ولی محمد، حافظ بشیر احمد خضری، مولانا محمد طیب، حافظ اکرام، مولانا محمد جمیل، مولانا اسد اللہ عباسی، مولانا عزیز الحق بنگالی، حاجی محمد صادق اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی چوتھی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن منعقدہ ۲۱ اگست ۱۹۸۸ء بروز اتوار ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن بالاتفاق مندرجہ ذیل قراردادیں منظور ہوئیں۔

صدر پاکستان کی وفات

یہ اجتماع صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور ان کے گرانقدر رفقاء کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ ان حضرات کی وفات پر متعلقہ ممالک کے حکمرانوں اور عوام سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس نصیب فرمائے، نیز یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس افسوسناک حادثہ کی مکمل غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں اور مجرمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے کیونکہ ان قومی مجرمان نے اس شرمناک واردات سے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی مذموم کوشش کی ہے۔

حکومت برطانیہ سے مطالبہ

یہ اجتماع برطانیہ کے اسکولوں، یونیورسٹیوں اور کالجوں میں قادیانی سرگرمیوں پر اظہار تشویش کرتے ہوئے برطانیہ کی مساجد کمیٹیوں، مسلم ویلفیئر اور دیگر مسلم تنظیموں کے نوٹس میں یہ بات لانا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانی اپنے ارتدادی لٹریچر کو اسلامی لٹریچر کی حیثیت سے اسکولوں، کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں میں پیش کر رہے ہیں۔ لہٰذا مسلم اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ کریں اور ایسا انتظام کریں جس سے تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا مکمل تدارک ہوسکے۔

قادیانی مسلمانوں کے نمائندہ نہیں

قادیانی گروہ غیر مسلم ممالک میں اپنے آپ کو مسلمانوں کے نمائندہ کے طور پر پیش کرتا ہے حالانکہ پوری امت اسلامیہ قادیانیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار

سے چکی ہے۔ قادیانیوں کو حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی بھی سلسلہ میں اسلام یا مسلمانوں کی نمائندگی کریں۔ لہٰذا غیر مسلم حکومتوں کو چاہیے کہ وہ مذہبی تعلیمی اور دیگر معاملات میں مسلمانوں کی نمائندگی کا حق مسلمانوں کو دیں نہ کہ قادیانیوں کو... قادیانیوں کو اسلام کی نمائندگی کا حق دینا یہ مسلمانوں کے حقوق غصب کرنے کے مترادف ہے۔

مغربی جرمنی کی حکومت سے مطالبہ

یہ اجتماع مغربی جرمنی کی حکومت پر واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانیوں کے قافلے گروہوں کی شکل میں مغربی جرمنی پہنچ کر سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ان پر پاکستان میں ظلم ہو رہا ہے حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے لہٰذا مغربی جرمنی کی حکومت اپنے ذرائع سے اس کی تحقیقات کرائے اور انہیں سیاسی پناہ دینے سے گریز کرے۔

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی، مار آستین

یہ اجتماع ایک بار پھر پوری مسلم دنیا کو بتانا اپنا فریضہ سمجھتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ہرگز مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں۔ یہ قادیانیت کا مبلغ ہے۔ لہٰذا مسلمان ملکوں کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ اسے اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت ہرگز نہ دیں۔ کیونکہ قادیانی اسلام دشمن اور سامراجی طاقتوں کے آلۂ کار ہیں۔ ان سے کسی بھی قسم کی رعایت کرنا مار آستین کو پالنے کے مترادف ہے۔

عرب ممالک سے مطالبہ

یہ اجتماع ان تمام اسلامی عرب ممالک کا انتہائی مشکور ہے جنہوں نے اپنے اپنے ہاں قادیانیوں کو کافر قرار دے کر انہیں اقلیت قرار دیا۔ جیسے پاکستان، سعودی عرب، مصر، لیبیا، عراق اور متحدہ عرب امارات وغیرہ۔ نیز یہ اجتماع تمام عرب ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام قادیانیوں کو اپنے ملکوں سے نکال کر باہر کریں۔ اس لئے کہ قادیانیوں کے تعلقات تمام اسلام دشمن طاقتوں خصوصاً اسرائیل سے نہایت گہرے ہیں۔

بنگلہ دیش حکومت کو خراج تحسین

یہ اجتماع حکومت بنگلہ دیش کے اس اعلان کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہے جس کے تحت ملک کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا ہے۔ بنگلہ دیش کے ارکان حکومت اس پر جہاں مبارک باد کے مستحق ہیں۔ وہاں یہ اجتماع ان کو یاد دلانا چاہتا ہے کہ کسی بھی اسلامی ملک میں اسلام کا اولین تقاضا یہ ہے کہ قادیانیت جیسے ارتدادی گروہ پر پابندی عائد کی جائے۔

پاکستان کا قادیانی سفیر

یہ اجتماع جاپان میں منصور احمد قادیانی کو سفیر مقرر کرنے پر حکومت پاکستان سے سخت احتجاج کرتا ہے حکومت کے اس اقدام سے جاپان کے مسلمانوں میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے جس کا انہوں نے احتجاجی مظاہرہ سے اظہار کر دیا ہے۔ لہٰذا وہاں کسی مسلمان سفیر کا تقرر کیا جائے۔

حکومت پاکستان سے مطالبہ

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام مطالبات منظور کرے۔ یہ اجتماع سکھر اور ساہیوال کیس کے قادیانی مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کرتا ہے نیز یہ مطالبہ کرتا ہے کہ (۱) فوج اور سول کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے (۲) ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے (۳) قادیانی رسائل و جرائد پر پابندی لگانے کے علاوہ ان کے پریس کو ضبط کیا جائے (۴) ربوہ کی زمین بحق سرکار ضبط کر کے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جنگ بند کرنے پر ایران عراق کو خراج تحسین

یہ اجتماع ایک طویل عرصہ سے جاری ایران اور عراق کے درمیان خونریز جنگ کے خاتمہ پر ان دونوں ملکوں کے عمائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

مولانا اسلم قریشی پر تشدد

یہ اجتماع مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی مسلسل نظر بندی اور ان پر کئے جانے والے پولیس تشدد کی سخت مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ اس کے علاوہ مولانا اسلم قریشی کے اغواء کرنے والے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے کیونکہ مولانا اسلم قریشی کے عدالت میں دیئے گئے بیان کے مطابق ان کو قادیانیوں نے ہی اغواء کیا تھا۔

اصلی عقل

سعید الرحمٰن ثاقب

ایک ایسی قوت مدرکہ ہے جو نقصان سے روکتی ہے اور نفع دکھاتی ہے۔ ہر نقصان میں کچھ نہ کچھ نفع اور ہر نفع میں کچھ نہ کچھ نقصان ہوتا ہے۔ عقل منفعت یا مضرت کے غالب پہلو کو اجاگر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر شدت کی پیاس میں اگر دودھ کا ٹھنڈا میٹھا ایک گلاس میسر آجائے جس میں کچھ سانپ نے بھی پی لیا ہو تو اس دودھ میں منفعت و مضرت کی دونوں خاصیتیں شامل ہیں۔ لیکن یہاں نقصان کا پہلو غالب ہے کیونکہ دودھ پی لینے سے وقتی طور پر تو پیاس بجھ جائے گی لیکن حلق سے اتار لینے کے بعد زندگی سے ہاتھ دھونا پڑے گا تو اصلی عقل وہی ہوئی جو دودھ پینے سے روکے۔

چنانچہ نفع قابل اعتبار وہ ہے جو نقصان پر غالب ہے۔ اور نقصان اعتبار کے قابل وہ ہے جو نفع پر غالب ہے۔ یعنی زیادہ فائدہ کیلئے تھوڑے نقصان اور زیادہ نقصان کیلئے تھوڑے فائدہ کی پرواہ نہ کی جائے۔

پس ثابت ہوا کہ آخرت کے ابدی فائدہ دنیا کے فانی نقصان پر ترجیح دی جائے اور دنیا کی چند روزہ منفعت کو آخرت کی لامحدود صدیوں پر محیط حیات کے گھاٹے کیلئے نظر انداز کر دیا جائے۔ اور یہی اصلی عقل کا فیصلہ ہے۔

مرزا غلام احمد کا بدری مرید

تاج محمد جامعہ قاسم العلوم ——— فقیر والی

منشی عبدالعزیز جن کا دوسرا نام نبی بخش تھا، مرزا غلام احمد قادیانی کے حلقۂ احباب میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۲ پر جن ۳۱۳ مخلص مریدوں کے نام ایک فہرست کی صورت میں چھپے ہوئے ہیں۔ مرید مذکور کا نام ۱۰۲ نمبر پر درج ہے اور اس کے آگے "منشی نبی بخش معہ اہل بیت" لکھا ہوا ہے۔

منشی عبدالعزیز یا نبی بخش قصبہ بٹالہ ضلع گورداسپور کے رئیس اور نمبردار تھے۔ مرزا صاحب کے نزدیک ان کا مرتبہ بمنزلہ "اصحاب بدر" تھا۔ اس "بدری صحابی" نے جو پوست کندہ حالات مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کے لکھے ہیں۔ اس سے مرزا قادیانی کی قلعی کھلتی ہے۔

منشی عبدالعزیز صاحب یا نبی بخش مرزائیت کا اندرون دیکھ کر سخت متنفر ہوئے اور مرزائیت سے تائب ہو گئے۔ مرزائیوں نے ان کے خلاف محاذ قائم کر لیا۔ ایڈیٹر اخبار "الحکم" نے ان کے خلاف مضمون لکھے۔ منشی عبدالعزیز نبی بخش کا وہ مضمون جو پیسہ اخبار لاہور مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱ پر ہے۔ درج کیا جاتا ہے۔ خط پڑھئے اور اندازہ لگائیے کہ یہ گھر کا بھیدی کس طرح لنکا ڈھاتا ہے۔ یہ خط "تازیانہ عبرت" سے لیا گیا ہے جو مولانا کرم الدین صاحب دبیر جہلمی کی تصنیف ہے۔

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار لاہور

السلام علیکم

اخبار الحکم قادیان کے ایڈیٹر نے آپ کے ریمارکس "حقیقۃ المہدی" پر ناراض ہو کر بہت زہر اگلا ہے۔ اور آپ سے بعض باتوں کے لئے زور دیا ہے۔ چونکہ ان میں ایسی باتیں بھی ہیں جن کا جواب میں اپنے ذمہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے ان کو قلمبند کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ آپ براہ مہربانی ان کو اپنے قیمتی پرچہ میں جگہ دیں۔ تاکہ ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان اور ان کے ہم خیالوں کے لئے تسلی کا موجب ہو۔ اوّل اپنے راسخ الخیال ہو چکنے کی نسبت جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں امید نہیں کرتا کہ آپ کے پرچے میں جگہ ہو۔

مرزا صاحب نے کمال محبت کے باعث مجھے اپنے گھر میں وہ جگہ دی ہوئی تھی جس میں نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ والے اترا کرتے تھے اور وہ مکان ان کے مکان کی دیوار بدیوار ہے۔ اور اس دیوار میں ایک دریچہ بھی ہے۔ جس سے مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ جو میری بیوی سے کمال محبت رکھتی تھیں۔ ہر روز آ کر اس مکان میں بیٹھا کرتی تھیں۔ جب ہم بٹالہ میں تھے تو بیوی صاحبہ دو دو دفعہ وہاں بھی تشریف لائیں۔ مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو اس کا بخوبی علم ہے۔ اس کی تحقیق رسالہ "الحکم" سے بھی کر لیجئے۔ اگر اسے سچ کہنا گوارا ہو گا تو انکار نہیں کرے گا۔ اگر میرے راسخ الاعتقاد ہونے میں کسی شیطانی رگ کے ذریعے فرق آ گیا ہوتا اور اب وہ تو جانتا ہے کہ موجودہ خاص الخاص مریدوں میں سے کس کس میں شیطانی رگ ہے جو ہمارے ملک میں مشہور ہے (لنگڑے یا کانے میں ایک رگ زیادہ ہوتی ہے) تو مرزا صاحب جو ملہم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کی ہر ایک بات وحی تصور کی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے اس امر کی ضرور اطلاع پاتے اور اپنے گھر والوں کو ہمارے ساتھ رابطہ نہ کرنے دیتے۔

(۲) مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ جب تمام جوان عورتوں کو جن کی نسبت مرزا صاحب گورداسپور کے مقدمہ میں حلفاً بیان کر چکے ہیں کہ وہ عمر رسیدہ عورتیں ہیں صبح کو ہوا خوری کے لئے نکلتی تھیں تو ان کی حفاظت کا انتظام میرے سپرد ہوتا تھا۔ اور ایک دفعہ بھی ان عورتوں کے ریوڑ کی حفاظت کے لئے کوئی دوسرا مرید مقرر نہ ہوا۔ اس ریوڑ میں ایڈیٹر الحکم کی بیوی بھی شامل ہوتی تھی۔ اب ایڈیٹر صاحب اس کا جواب دیں کہ مجھ سے بڑھ کر کون راسخ الاعتقاد سمجھا جاتا تھا۔

(۳) مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ عشاء کو بھی کبھی اپنی ہمجولیوں کے ساتھ باغ میں جایا کرتی تھیں اور ان میں ایڈیٹر الحکم کی بیوی بھی ہوتی تھی جو لوڈ کبڈی میں شامل ہوتی تھی۔ ایسے پُرخطر وقت میں جب کہ عورتیں زیورات سے لدی ہوتی تھیں۔ ان کی حفاظت کا کام میرے ذمہ ہی ہوتا تھا۔ ان سب باتوں کا علم ایڈیٹر الحکم کو بھی ہے۔ اگر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا ذرا خوف بھی ہو تو وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ پھر جناب مرزا صاحب بھی موجود ہیں۔

(۴) میں مرزا صاحب کے ۳۱۳ صحابہ کبار میں سے ہوں، جن کی نسبت مرزا صاحب کا خیال ہے کہ ان کا وہی مرتبہ ہے جو جنگ بدر والوں کا تھا۔ ان ۳۱۳ کی فہرست مرزا صاحب کی کتاب انجام آتھم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اور پھر میرے نام کو چند اور کے ساتھ خصوصیت سے بیان کیا۔

(۵) مرزا صاحب کی بیوی کو میری بیوی کے ساتھ یہ محبت تھی کہ انہوں نے اپنے چھوٹے لڑکے کو میری بیوی کا بیٹا قرار دیا اور میرے لڑکے کو اپنا بیٹا قرار دیا۔ اس پر انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔ اور ہم نے زردے اور نمکین پلاؤ کی دیگیں پکائیں اور تمام مریدین قادیان کو دعوت دی۔ ایڈیٹر الحکم نے بھی خوب پلاؤ گوشت سے پیٹ ٹھونسا۔ اور اس وقت اسے ذرا خیال نہ آیا کہ مجھ میں کوئی شیطانی رگ باقی ہے۔

(۶) مرزا صاحب نے اپنے خسر اور بیوی کے کہنے سے باغ کا اہتمام میرے ذمے ڈالا۔ اور یہ ضرورت ان کو اس واسطے

باقی صفحہ ۳۰ پر

مطالعات وتعلیقات

حافظ محمد اقبال رنگونی — مانچسٹر

ترجمہ قرآن کے نام تحریف قرآن

روزنامہ "جنگ" لندن ۱۹ر فروری کی خبر ہے کہ :۔

احمدیہ فرقے کے ایک وفد نے بھارت کے صدر وینکٹ رامن کو قرآن حکیم کے ہندی ترجمہ کا ایک نسخہ پیش کیا ہے جو مولوی بشیر احمد طوری نے کیا ہے۔ وفد نے صدر کو بتایا کہ قرآن کا ایک سو سے زائد زبانوں میں ترجمہ کیا جائے گا جبکہ اوڑیا، تامل، تیلگو اور گجراتی میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔

اس سے قبل مرزا طاہر نے بھی قادیانیوں کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا

"دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے ۱۲ تراجم شائع کئے ہیں۔ (جنگ ۱۹ر جولائی ۱۹۸۶ء)

ہم اس وقت دو چیزوں کے بارے میں حقائق پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ایک ہے قرآن پاک اور دوسرا ترجمہ قرآن پاک۔ جب ہم نے قادیانیوں کی یہ خبر پڑھی تو سوچنے لگے کہ کیا قادیانیوں نے قرآن کریم سے وہی کلام مبارک مراد لیا ہے جو روح الامین کی معرفت سیدالانبیاء و المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اگر واقعۃً یہی قرآن مراد ہے تو سوچنا یہ ہے کہ اس میں تو کہیں قادیان کا تذکرہ ہی نہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک تو قرآن میں قادیان کا ذکر بھی ہے۔ خود کہتا ہے :۔

"مدت ہوئی الہام ہوا اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِنَ الْقَادِیَانِ۔ اسی روز کشفی طور پر دیکھا کہ مرا بھائی غلام قادر قرآن پڑھ رہا تھا اور پڑھتے پڑھتے ان فقرات کو پڑھا " اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ قَرِیْبًا مِنَ الْقَادِیَانِ" میں نے سن کر تعجب سے پوچھا کیا قرآن میں قادیان لکھا ہوا ہے۔ تو اس نے قرآن دکھایا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ص۳۲ روحانی خزائن جلد ۳ ص۱۴۰ حاشیہ طبع لندن)

قادیانیوں نے جو قرآن شائع کیا ہے معلوم نہیں مذکورہ بالا جملے کا اضافہ فرمایا یا نہیں؟ بعض قادیانیوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم نے یہ جملہ " اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ" کے بعد کشفی طور پر ضرور دیکھا ہے۔ اگر مرزا طاہر کا کشف بھی اس کی تائید کرے تو اضافہ ہو ہی جائے گا اور اگر اضافہ نہیں ہوا تو پھر یہ کتاب بھی ناقص اور اس کا ترجمہ بھی ناقص ہوا۔

پھر حیرانگی اس پر بھی ہے کہ مرزا طاہر اور قادیانی اُمت بھی کتاب کو کب منظر عام پر لائے گی اور اس کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کب کرائے گی جس کا نام " اَلْکِتَابُ الْمُبِیْن" ہے اور جس کے بارے میں مرزا صاحب کا کہنا تھا کہ :۔

خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

اور اس بیس جزو کلام کا مقام یہ تھا :۔

اپنی وحی اور تمام الہامات جو مجھ پر ہوئے ہیں ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت، انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں (اربعین ص۴ تبلیغ رسالت جلد ۹)

مرزا طاہر اور قادیان زعما کا نو ضرور اس پر ایمان ہوگا جو شاید قادیان کے کسی تہہ خانہ میں موجود ہوگا۔ لیکن قادیانی عوام کو اس سے استفادہ کا کیسے استفادہ حاصل کرنے کا موقع کب دیا جائے گا؟ آخر انہیں بھی تو اس کا حق دیا جانا چاہیئے اور اس کے سرور ولذت سے بے بہرہ نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ مرزا صاحب کے جانشینوں نے اس کتاب کے بارے میں جو عجیب وغریب فضائل بیان کئے ہیں اس سے اس بات کا احساس اور شدید ہو جاتا ہے کہ یہ بیس جزو پر مبنی کلام ضرور سامنے آجانا چاہیئے۔ مرزا صاحب کے ایک جانشین کا کہنا ہے کہ :۔

"ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کلام الٰہی کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے جو مسیح موعود پر اترا۔ جو سرور و یقین قرآن شریف سے پیدا ہوتا ہے وہی لذت مرزا صاحب کے الہاموں سے پڑھنے سے ہوتی ہے۔ (الفضل ربوہ ۳ر اپریل ۱۹۲۸ء)

یہاں قرآن کے مقابل مرزا صاحب کے الہامات ہیں اس لئے مرزا طاہر کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے بجائے اس الکتاب المبین کا ترجمہ کرائے۔ یہ ناانصافی ہے کہ قادیانی اُمت کو اس کتاب کے سرور ولذت سے محروم کر دیا جائے۔ یاد رہے کہ " الکتاب المبین" ہماری اختراع نہیں۔ یہ قادیانیوں کے ایک سربراہ کا اعلان ہے جو مرزا صاحب کے صاحب کتاب ہونے کے دلائل میں کہتا ہے کہ :۔

خدا نے مرزا صاحب کے الہامات کے مجموعہ کا نام " الکتاب المبین" فرمایا ہے اور جدا جدا آیات کو الہامات سے موسوم کیا ہے پس جس شخص کے نزدیک نبی اور رسول کے واسطے کتاب لازم ہے تو اس شرط کو مرزا صاحب پر پورا کر دیا ہے۔ (رسالہ احمدی موسوم النبوۃ فی الالہام ص۴۳)

اس لئے مرزا طاہر کو چاہیئے کہ اس کتاب کو سامنے لائیں اور اس کا ترجمہ کرائیں۔ جہاں تک قرآن کریم کے تراجم کا تعلق ہے الحمدللہ علماء اسلام نے اس کے تراجم کر دیئے ہیں۔ اور دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس لئے قادیانی اُمت تحریف کرنے کی کوشش

ہی ہے تو اچھا ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے جب بھی قرآن پاک کو ہاتھ لگایا، تحریف کی نیت ہی سے لگایا ہے۔ آنجہانی چوہدری ظفر اللہ خان سورہ بقرہ کی تیسری آیت وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ کا انگریزی ترجمہ اس طرح کرتے ہیں۔

AND HAVE FAITH IN THAT WHICH HAS BEN FORETOLD AND IS YET TO COME.

مطلب یہ ہے کہ اور تحقیق یقین رکھتے ہیں اس بشارت پر جس کا ظہور آئندہ ہوگا۔ اس عبارت سے مرزا غلام قادیانی کی بعثت کی بشارت کی۔ ان پڑھ عوام میں پرچار کرنی اور اس کیلئے قرآن کریم کی یہ آیت پیش کرتی ہے حالانکہ اس کا ترجمہ خود مرزا غلام احمد اور حکیم نور الدین نے یہ نہیں کیا مگر ان محرفوں نے مرزا کے بھی کان کتر دیئے۔

اس لئے قادیانیوں کی یہ خدمت ترجمہ قرآن نہیں بلکہ "تحریف قرآن کی ایک سازش ہے۔ جسے ترجمۂ قرآن کے نام پر پیش کر کے عوام الناس کو گمراہ کرتا ہے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

تکفیر اہل قبلہ کا معنی اور قادیانی مغالطہ

قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسلمان وہ ہے جو ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے۔ (جنگ لندن)

مرزا طاہر نے اس حدیث پاک سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جو شخص بھی مسلمانوں کی سی نماز، استقبال قبلہ اور ذبیحہ اہل اسلام کرے اس پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔ خواہ اس کے بے شمار اقوال کفریہ کیوں نہ موجود ہوں۔ مرزا صاحب کا یہ استدلال قطعاً باطل اور مردود ہے۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمانان برطانیہ نے یہ آواز اس سے بہت قبل لگائی تھی اور الحمدللہ آج تک مسلسل کوشش جاری ہے اور ان شاء اللہ کامیابی ضرور ہوگی۔ قادیانیوں نے جمعہ کی تعطیل کے سلسلے میں یہ آواز کن بنیادوں اور وجوہات کی بناء پر اٹھائی ہے۔ یہ قابل غور ہے۔

آج کل قادیانی امت اس حدیث پاک کو بیان کر کے امت مسلمہ کے بھولے بھالے مسلمانوں کو مغالطہ دینے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس حدیث پاک پر ایک نظر کریں۔ یاد ہوگا کہ قادیانی زعماء کی اسمر جولائی ۸۹ء کو لندن میں جو پریس کانفرنس ہوئی تھی اس میں بھی یہی دعویٰ کیا گیا تھا کہ:۔

"حضور اکرم نے مسلمانوں کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ وہ قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے اور حلال کھائے تو اس تعریف کو چھوڑ کر ہم اسمبلی کی تعریف کو کس طرح مان سکتے ہیں"

غور کرنا چاہیئے کہ اہل قبلہ کا مطلب اصطلاح شریعت میں کیا ہے؟ علماء امت نے تصریح کی ہے کہ اہل قبلہ کا معنیٰ اصطلاح شریعت میں اہل ایمان پر ہی بولا جاتا ہے۔ اور اہل ایمان وہی لوگ ہیں جو تمام قطعیات اسلام اور ضروریات دین پر یقین رکھتے ہوں۔ اس لئے حدیث پاک کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جو شخص قبلہ رو ہو کر نماز پڑھے اگرچہ وہ کسی قطعی حکم کا منکر ہو تو کافر نہیں۔ یہ معنیٰ ہرگز مراد نہیں ورنہ ایمان کفر میں کیا امتیاز رہ جائے گا۔

۲۔ اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اہل قبلہ (یعنی مومن) کی گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے مومن دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے البتہ اگر اس نے ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا تو ظاہر ہے کہ ہزار نماز پڑھے، استقبال قبلہ کرے، حلال ذبیحہ کھائے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس کا ایمان دین کی بنیاد پر ہی نہیں سو اس کے کفر میں کسی کا اختلاف نہیں ہو سکتا۔

۳۔ اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے ظاہر اعمال پر حکم لگایا جائے گا مثلاً اگر کوئی شخص قبلہ رو ہو کر نماز پڑھتا ہے، حلال ذبیحہ کھاتا ہے اور بظاہر ضروریات دین کا منکر بھی نہیں تو اسے مسلمان تصور کیا جائے گا لیکن اگر اس کے کفر کا پتہ چل جائے اور وہ اس پر اصرار بھی کرے تو پھر اس کو مسلمان تصور کرنا اسلام کی توہین ہوگی۔ نَحْنُ نَحْكُمُ بِالظَّوَاهِرِ کا یہی مطلب ہے۔ اسی لئے بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں یہ الفاظ بھی منقول ہیں۔ الا ان تروا کفرا بواحا یعنی جب تک تم کفر صریح نہ دیکھو کافر مت کہو۔

آئیے اس اصول کی روشنی میں قادیانیوں کے عقائد کا جائزہ لیجئے وہ دعویٰ تو کرتے ہیں، نماز، استقبال قبلہ، حلال ذبیحہ کا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا انہوں نے ضروریات دین کا انکار تو نہیں کیا، کیا کسی قطعیات کے منکر تو نہیں ہیں؟ جب ہم قادیانی سربراہوں اور بانیوں کی کتب کا دیانتدارانہ مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں کفر صریح نظر آتا ہے جو کسی تاویل سے بھی ختم نہیں ہوتا۔ خدا کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قرآن اور دیگر عقائد اسلامیہ کی تصریح اور واضح مخالفت موجود ہے اور اس کا خود ان کو اعتراف بھی ہے تو بتلایا جائے کہ کیا اس پر بھی اہل اسلام ہونے کا فتویٰ لگایا جائے گا ظاہر ہے نہیں۔ اس لئے حدیث پاک سے وہ مطلب نکالنا جو منشاء حدیث نہیں، مغالطہ، فریب اور دھوکہ دہی ہوگی۔

ہم اب بھی کہتے ہیں کہ ظاہرا اعمال پر حکم لگایا جائے گا جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل موجود نہ ہو۔ اگر قادیانی سربراہ ان عقائد سے توبہ کر کے اعلان کر دیں تو ہم ان پر بھی ظاہری اعمال کے صحیح ہونے کا حکم لگائیں گے۔ ورنہ وہی فتویٰ ہوگا جو ائمہ اسلام کر چکے ہیں کہ ضروریات دین کا منکر کافر ہے اور مرزا غلام احمد نے قطعیات دین اور نصوص کا نہ صرف انکار کیا بلکہ استہزاء بھی کیا ہے۔

مرزا طاہر نے اپنے قول کی دلیل دیتے ہوئے کہا کہ:۔

"ایک صحابی نے جنگ کے دوران ایک ایسے آدمی کو قتل کر دیا جس نے عین قتل ہوتے وقت کلمہ پڑھ لیا تھا۔ جب معاملہ حضور صلعم کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے نہایت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ان صحابی سے فرمایا کہ کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا اور پھر بار بار اس فقرے کو دہراتے رہے"

مرزا طاہر نے اس مسئلے کے ذریعہ شدید مغالطہ دینے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس مقتول نے عین حالتِ قتل میں کلمہ پڑھ لیا تھا اور قتل کرنے والا اس خیال میں تھا کہ اس نے محض تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھا ہے۔ اِنَّمَا قَالَ خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ (مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ ۶۸)

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ پہنچا تو آپ نے فرمایا" کہ

وہ محض خوف کی بناء پر کلمہ پڑھ رہا تھا یا صحیح طریقہ پر ایمان لے آیا تھا۔ ظاہر ہے کہ صحابی کا اجتہاد تھا اور موقعہ و محل کے اعتبار سے انہوں نے اسی طرف گمان کیا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اور تنبیہ بھی اپنی جگہ شریعت کا ایک حکم بن گئی کہ انسان کے ظاہر پر فتویٰ دو، باطن اللہ کے سپرد کر دو۔ لیکن جب ظاہراً بھی کفریہ و ملحدانہ اقوال موجود ہوں تو اس پر صرف یہ کہہ دینا کہ ظاہر پر اب حکم نہ لگاؤ صرف باطن کو دیکھو کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی اگر ظاہری طور پر ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا اور خبثِ باطن ظاہر نہ کرتا تو معاملہ اور ہوتا مگر افسوس کہ اس کے خبثِ باطن کے ساتھ ساتھ خبثِ ظاہر بھی بے شمار موجود ہیں۔ اب کوئی ذی ہوش مسلمان یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کر سکتا کہ مرزا صاحب ضروریاتِ دین کے منکر نہ تھے۔ پھر یہاں معاملہ صرف خبثِ ظاہر و باطن کا نہیں بلکہ اپنے اس خبث پر اصرار و اقرار بھی ہے تو اس میں مزید شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ مرزا طاہر نے حدیثِ پاک سے جو مغالطہ دینے کی سعی کی، افسوس کہ وہ ان کے کام نہ آسکی (فافہم وتدبر)

بزمِ ختمِ نبوت

بچوں کو ختمِ نبوت کی معلومات دیں

ابوذر غفاری ۔ سلانوالی ۔

بندہ رسالہ "ختمِ نبوۃ" باقاعدگی سے پڑھتا ہے۔ اس رسالہ میں بچوں کے صفحات مجھے بہت پسند ہیں جس میں بچوں کی دلچسپی کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے میں ایف۔ایل بی کا سٹوڈنٹ ہوں، کچھ بچے میرے پاس پڑھنے کیلئے آتے ہیں، میں اُن کو ختم نبوت رسالہ خاص طور پر پڑھاتا ہوں۔

اُن مسلمان ماں باپ پر بہت افسوس ہوتا ہے کہ جو اپنے بچوں کو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے۔

آپ "نونہالانِ" کے صفحات میں بچوں کو ختم نبوت کے بارے میں معلومات دیا کریں کیونکہ بچے ہمارا خزانہ ہیں، ان کیلئے آسان الفاظ لکھیں۔ اور یہ صفحہ بچوں کیلئے ہی مخصوص رکھیں۔

بہاول پور قادیانیت کی زد میں

محمد اسماعیل شجاع آباد ۔ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

بہاول پور ایک ایسی ریاست ہے جس میں سب سے پہلے قادیانیوں کے ارتداد کا فیصلہ ہوا۔ اسی بہاول پور کو آج قادیانی سٹیٹ میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔

۱۔ بہاول پور وکٹوریہ ہسپتال میں پہلے بھی کئی ایک قادیانی ڈاکٹر، پروفیسر، نرسز موجود ہیں لیکن حال ہی میں بی۔وی ہسپتال کا میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (ایم۔ایس) فیض اللہ خاں قادیانی کو بنایا گیا ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ درجہ چہارم کے ملازمین نے مذکور کو پارٹی دی جس میں بہت سے ڈاکٹرز حضرات اور ایک سابق ایم۔پی۔اے نے اس کی مدح و توصیف کی ہے اور اس کے ساتھ کھانا کھایا۔ بہاول پور کے تمام مکاتبِ فکر علماء کرام کا فتویٰ موجود ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ دعوت کھانے والے توبہ کریں۔

ایک اطلاع کے مطابق ہسپتال کی انتظامیہ بھی مذکور کو دعوت دے رہی ہے۔ جمعۃ المبارک کا عظیم الشان اجتماع دعوت دینے والوں اور دعوت کھانے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ توبہ تائب ہوں اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مذکور کو اس "کلیدی اسامی" سے علیحدہ کر کے اس کے قائم مقام کسی دیانت دار مسلمان افسر کو متعین کیا جائے۔

۲۔ محکمہ خوراک کا ڈپٹی ڈائریکٹر "خالد منظور لعبرا" قادیانی ہے اور اس نے اپنے دفتر میں ظہر کی نماز پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفیسر بھی قادیانی ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ان

محکموں سے قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے۔ بصورت دیگر بہاولپور کے غیور عوام تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔

عظیم مشن

محمد اورنگ زیب ۔ ہری پور

تاج و تخت ختم نبوت اور ناموس ختم نبوت کے تحفظ کیلئے علماء دیوبند خاص کر امیر شریعت جناب سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قادیانیت کے خلاف جو عظیم مشن شروع کیا تھا۔ آج اُسے امیر کاروان ختم نبوت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی کی قیادت میں جس جرأت اور دلیری کے ساتھ جاری رکھا ہوا ہے اس پر خراج تحسین پیش کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اور ہمیں اس مشن پر استقامت کی توفیق عنایت فرمائے۔

عیسائیت کی تبلیغ کے سلسلے میں

چند تجاویز

محمد ندیم طاہر۔ رحیم یار خان

آج کل پاکستان میں مسلمانوں کو اپنے سچے مذہب سے ہٹانے کیلئے عیسائیوں نے منظم سازش کے تحت اپنی عیسائیت کی تبلیغ کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ ان کی طرف سے عیسائیت کا لٹریچر مفت تقسیم کیا جا رہا ہے اور ڈاک کے ذریعے بھی بھیجا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ اس ملک میں ہو رہا ہے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا۔

مسیحیوں کا دعویٰ ہے کہ اس صدی کے آخر تک انڈونیشیا کو ایک عیسائی ریاست بنا لیں گے۔ اسی طرح سے بنگلہ دیش، پاکستان میں بھی عیسائیت کی تبلیغ زور و شور سے جاری ہے۔ اس صدی میں افریقہ میں عیسائیوں کی تعداد میں بقول ان کے ۴۶ فیصد اضافہ ہوا اور مسلمانوں کا ۹ فیصد۔ ہم حکمرانوں سے گذارش کریں گے کہ وہ اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھائیں۔ کم از کم ہائی اسکولز میں اسلامیات کی کتاب میں تقابل ادیان کا ایک چیپٹر رکھیں جس میں مختصر طور پر مثبت انداز میں مشہور مذاہب کا جائزہ لیکر ان کا توڑ پیش کیا جائے۔ اس طرح اسکول سے نکلنے والا ہر طالب علم مذاہب باطلہ کا مقابلہ کر سکے گا۔

نیز دینی مدارس میں تقابل ادیان کا ایک مستقل مضمون رکھا جائے تاکہ فارغ التحصیل ہونے والے علماء عیسائیت کا مقابلہ کر سکیں اور اسلام کی دعوت کو اچھی طرح سے پھیلا سکیں۔ تمام اسلامی ممالک سربراہی کانفرنس میں اس بات کو پاس کریں کہ مشترکہ طور پر ایک انجمن "دعوت اسلام" کا شعبہ ہر اسلامی ملک میں کھولا جائے جس کا مقصد تمام دنیا میں اسلام کی دعوت کا پھیلانا ہو۔ اسی طرح نجی ادارے جیسے صدیقی ٹرسٹ کراچی اس سلسلے میں کافی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

شیزان پینے سے انکار

محمد احمد۔ سرگودھا

فیصل آباد کی پُر ہجوم کلاتھ میں ایک شخص کی طبیعت خراب ہو گئی۔ اُسے شیزان کی بوتل پیش کی گئی لیکن اس نے پینے سے انکار کر دیا اور لوگوں کو بتایا کہ یہ مرزائیوں کی کمپنی ہے جس کا کثیر حصہ اسلام کے خلاف صرف ہوتا ہے۔ لوگوں نے آئندہ کیلئے شیزان کے بائیکاٹ کا تہیہ کر لیا۔

نعت شریف

حکیم مولانا محمد شریف خان منتظرؔ درانی کروڑ

خداوِ لم یزل کی شان ہی شان محمد ہے
مدینے کا ہر اک ذرہ گلستانِ محمدؐ ہے

لکھے گا کیا کوئی نعتِ محمدؐ غیر ممکن ہے
خدا خود عرشِ اعلیٰ پر ثنا خوانِ محمدؐ ہے

مچی ہے دھوم جس کی چار سو اقصائے عالم میں
وہ فرقانِ محمدؐ ہے، وہ قرآنِ محمدؐ ہے

پڑھے گا جو بشر صلوٰۃ دنیا میں محمدؐ پر
وہ بخشا جائے گا یک دم یہ فرمانِ محمدؐ ہے

حنین و بدر کے غزوات میں ہجرت کی راتوں میں
خدا خود ناصر و حامی نگہبانِ محمدؐ ہے

مسلماں کی حقیقت کیا کروں تجھ سے بیاں ہمدم
سرفراز جہاں ہے جو مسلمانِ محمدؐ ہے

لحد میں ہاتفِ غیبی نے فرمایا فرشتوں سے
نہ چھیڑو منتظرؔ کو یہ تو دربانِ محمدؐ ہے

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

پیکرِ استقلال

شاہ عمادالدین ہاشمی۔ مانسہرہ

حضرت اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ حضرت مفتی محمد حسنؒ کی دائیں ٹانگ میں تکلیف تھی اگرچہ علاج کی سنت ادا ہو رہی تھی لیکن تکلیف بڑھتی جا رہی تھی اور چلنے سے معذوری ہو رہی تھی۔ آخر ڈاکٹروں اور نیازمندوں کے اصرار پر ٹانگ کا دو حصہ کٹوانے پر آمادہ ہو گئے۔

اپریشن سے قبل ڈاکٹروں نے متاثرہ حصے کو سُن کرنا چاہا لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ ۷۰ برس کی عمر میں ران کی چیر پھاڑ بغیر بیہوشی کے کروانے پر، اپریشن تھیٹر کا عملہ ششدر رہ گیا تھا۔ تقریباً گھنٹہ بھر کے کامیاب اپریشن کے بعد ڈاکٹر کرنل ضیاء اللہ نے بتایا

"حیرت ہے کہ اپریشن کے آغاز سے اختتام تک نبض کی رفتار میں فرق نہ آیا۔ اپریشن میں شریانوں کے کٹ جانے سے درد کے باوجود حضرت جس طرح اپریشن تھیٹر میں داخل ہوئے تھے اسی طرح ہشاش بشاش واپس لوٹے۔"

جب سید سلمان ندوی نے حضرت مفتیؒ سے استقامت کا راز پوچھا تو آپؒ نے فرمایا:-

"میں اُس وقت اس تکلیف کے اجرِ جزیل کی خوشی میں ایسا محو ہوا کہ پتہ ہی نہ چلا کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ علم الیقین کا مقام ہے کہ تکلیف کا اثر راحت کا باعث ہوا۔

محنت کی عظمت

بشیر انجم۔ بشیر پور مانسہرہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" الکاسب حبیب اللہ۔ محنتی خدا کا دوست ہے۔

مدینہ منورہ میں حضورؐ نے مسجد تعمیر فرمائی۔ اس تعمیر میں آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے حصہ لیا۔ اس مسجد میں ایک چبوترہ بنایا گیا جسے عربی میں صُفّہ کہتے ہیں۔ یہاں غریب صحابہؓ کی تعلیم کیلئے مدرسہ بنایا گیا۔ یہاں ان طالب علموں کے لئے "دارُالاقامہ" (بورڈنگ ہاؤس) قائم کیا گیا۔ یہ لوگ دن کو لکڑیاں چنتے تھے اور فروخت کرتے تھے۔ محنت مزدوری کرتے تھے اور رات کو تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ان کے سب سے بڑے معلّم آپؐ تھے۔ حضورؐ ان کی نگرانی کرتے۔

اہلِ صفہ کو تبلیغ دین کی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہاں کے طالب علم، مبلّغ، قرآن کے مفسّر، شہروں کے گورنر فوج کے افسر، مسجدوں کے مؤذن اور خطیب بنتے تھے۔

آپؐ کی حدیث ہے کہ جو آدمی کھیت تیار کرے گا یا باغ لگائے گا۔ اگر اس کی پیداوار کوئی پرندہ، چرندہ یا کوئی آدمی کھائے گا تو اس کے ایک ایک دانے کے عوض اس کے نامۂ اعمال میں نیکی لکھی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ اس نیکی میں احسان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔

انبیاء کی عمریں

شاہین اختر۔ جھنگیاں بالاکوٹ

حضرت آدم علیہ السلام	۱۰۰ سال
حضرت نوح علیہ السلام	۹۵۰ «
حضرت شعیب علیہ السلام	۲۲۵ «
حضرت ھود علیہ السلام	۴۶۵ «
حضرت موسیٰ علیہ السلام	۱۲۵ «
حضرت اسماعیل علیہ السلام	۱۳۷ «
حضرت ادریس علیہ السلام	۳۵۶ «
حضرت ابراھیم علیہ السلام	۱۹۵ «
حضرت یعقوب علیہ السلام	۱۲۹ «
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۶۳ «

اقوالِ زرّیں

مرسلہ: شہزادہ بوٹا۔ ابارہ ضلع تھر

- حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو بھسم کر دیتی ہے۔ (حدیث نبویؐ)
- سحر خیزی میں پرندوں کا سبقت لے جانا تیرے لئے باعث ندامت ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
- جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

دوست کے دشمن سے دوستی؟

سلیم اللہ کھرل۔ دروڑہ خوشاب

مرزائی، قادیانی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور دشمن ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی ان سے دوستی بالکل جائز نہیں۔ جو رسولؐ کا دشمن ہے وہ مسلمانوں کا دشمن ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں

مرسلہ: محمد افضل خان بلوچ

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں

- عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے زیادہ حق اسکی ماں کا ہے۔
- تمام عورتوں کو یہ بات پہنچا دی جائے کہ خاوند کی فرمانبرداری اور اس کا حق پہچاننا اور ادا کرنا جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔
- کوئی عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے۔
- تم تمام نگہبان ہو اور تم سے تمہاری رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے اہل وعیال اور گھر والوں کا ذمہ دار ہے۔ عورت اپنے خاوند کے مال کی ذمہ دار ہے۔
- لوگو! اپنی عورتوں کو مسجد میں ناز کیساتھ آنے کو بند کرو کیونکہ بنی اسرائیل پر خدا کی لعنت اسی وقت آئی تھی جب انہوں نے کی عورتوں نے بن سنور کر مسجدوں میں جانا شروع کیا۔
- تین شخصوں پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے ایک دائمی شراب پینے والا دوسرا ماں باپ کا نافرمان، تیسرا وہ خاوند جو اپنی بیوی کیلئے ناجائز امور کا ارتکاب کرتا ہے۔
- جب عورت اپنے خاوند کی اجازت سے اسکے مال سے خرچ کرتی ہے تو عورت کو خیرات کا اجر ملتا ہے اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اس کی نعمت کا اظہار کرنے سے خوش ہوتے ہیں۔
- ریشم، سونا میری اُمت کی عورتوں پر حلال کیا گیا ہے اور مردوں پر حرام کیا گیا ہے۔
- چاندی، سونے کے برتنوں میں نہ کھایا کرو اور ریشم و دیباج نہ پہنا کرو اور ریشم و دیباج کے گدوں پر نہ بیٹھو۔
- لباس کی سادگی ایمان کی علامتوں میں سے ایک ہے۔
- بدترین طعام وہ ولیمہ ہے جس میں مالدار بلائے جائیں اور مساکین دھتکارے جائیں۔
- بہتان اور جھوٹے عیب کا کوئی کفارہ نہیں۔
- غیر عورت کو دیکھنے والے مردوں اور غیر مردوں کو دیکھنے والی عورتوں پر حضورؐ نے لعنت کی۔ (امام حسنؒ)
- بعض مرد عورت ستر سال تک برے اعمال میں میں مبتلا رہتے ہیں لیکن مرتے دم وصیت میں انصاف کرتے ہیں اور اس عدل کیوجہ سے جنت میں چلے جاتے ہیں۔
- جس نے میری اُمت کے فساد کے وقت میری سُنت کو مضبوطی سے تھاما اُس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔
- جس نے نماز، روزہ، صدقہ، دُنیا کے دکھاوے کیلئے کیا وہ مشرک ہوگیا (شداد بن اوسؓ)
- ظالم کی دُعا قبول نہیں ہوتی۔
- ظالم کی نیکیاں مظلوم کو اور مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائے جائیں گے۔
- کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا موجب برکت ہے۔
- "بسم اللہ" کہہ کر کھانے سے کھانے میں برکت ہو جاتی ہے۔
- تین مرتبہ سانس لیکر پانی پیا کرو۔ اس طریقہ سے پینا اچھی طرح سے پیاس بجھاتا ہے۔ کھانا خوب ہضم کرتا ہے اور صحت کو قائم رکھتا ہے۔
- جس کی ایذا اور شر سے اس کے ہمسائے محفوظ نہیں وہ مؤمن نہیں ہے۔
- جو قوم کھانے میں یتیم کو شریک کرتی ہے شیطان اس کے قریب میں نہیں آتا۔
- مسکین کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کر دیتا ہے۔
- اللہ کو وہ کھانا محبوب ہے جس پر بہت سے ہاتھ پڑتے ہوں۔
- جس گھر میں سرکہ ہوتا ہے وہ گھر کبھی محتاج نہیں ہوتا۔
- جب کوئی شخص اپنے مسخرے پن سے لوگوں کو ہنساتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس پر غصہ ہوتا ہے اور جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کردے راضی نہیں ہوتا (انس بن مالکؓ)
- جب کوئی لوگ صحابہؓ کو گالی دینے والے دیکھو تو کہو اللہ تمہارے شر پر لعنت کرے۔
- میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- میری اُمت میں سب سے زیادہ بردبار معاویہؓ ابن ابوسفیان ہیں۔
- حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے کھاتی ہے آگ لکڑی کو۔

اخبار ختم نبوت

کوٹ سمابہ میں
شیزان بائیکاٹ مہم کا آغاز

باغ وبہار (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باغ وبہار کی اپیل پر کوٹ سمابہ میں قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری شیزان کی تمام مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم کا آغاز ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ کوٹ سمابہ برلب شاہی روڈ ایک چھوٹا سا مگر بہت پرانا اور مشہور شہر ہے۔ یہاں کے باشی مذہبی امور کے سلسلہ میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ شیزان بائیکاٹ کے بارے میں جب اپیل کی گئی تو غیور مسلمانوں نے اس مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے ہر ممکن جدوجہد کا یقین دلایا۔ گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ سمابہ کے نوجوان طلباء کا کردار اس مہم کو کامیاب کرنے میں قابل ذکر ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ سیزن تک شیزان بائیکاٹ مہم پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ اور انشاءاللہ باغ وبہار کی طرح کوٹ سمابہ میں بھی شیزان کا نام ونشان نہیں ملے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے رہنماؤں کا مطالبہ

احمد پور شرقیہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ کے رہنماؤں مولانا غلام احمد، مولانا عبدالوہاب شاہ، شبیر محمد قریشی، حافظ خورشید احمد شیخ، احمد علی محمودی اور حافظ محمد ایوب صابر نے اپنے ایک مشترکہ اخباری بیان کے ذریعہ حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ حکومت مرزائیوں کی شرانگیزی کا فی الفور نوٹس لے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی "دعوت مباہلہ" نامی پمفلٹ اور دیگر شرانگیز لٹریچر تقسیم کرکے مسلمان عوام کے مذہبی جذبات مجروح کر رہے ہیں اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

حکومت مغربی جرمنی کو قادیانیوں کا دھوکہ
سیاسی پناہ کی آڑ میں، اہل جرمنی کے
اخلاقیات اور اقتصادیات دونوں ہاتھوں لوٹ رہے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا جو وفد مغربی جرمنی کا ایک ہفتے کا دورہ مکمل کرکے لندن پہنچا تو دفتر ختم نبوت لندن میں ملاقات کیلئے آنے والے احباب سے اپنے دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ مغربی جرمنی میں رہائش پذیر پاکستان، ہندوستان، اور بنگلہ دیش کے مسلمانوں نے ہمیں بتایا کہ قادیانی مغربی جرمنی میں بڑا کھیل، کھیل رہے ہیں۔ مغربی جرمنی کی یہودی لابی ان کی مکمل طور پر پشت پناہی کر رہی ہے۔

مرزا طاہر نے حکم دے دیا ہے کہ مغربی جرمنی کو قادیانیت کا بڑا اڈہ بنا دیا جائے اور سب قادیانی یہاں پہنچ جائیں۔ اسی وجہ سے قادیانی دھڑا دھڑ مغربی جرمنی پہنچ کر سیاسی پناہ کی آڑ میں مکمل فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ ایک صاحب نے بتلایا کہ جو قادیانی یہاں سیاسی پناہ کی آڑ میں آئے ہوئے ہیں وہ صاف کہتے ہیں کہ ہم یہاں کمائی کے لئے آئے ہیں۔ پاکستان میں ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف ہے۔

ایک صاحب نے بتلایا کہ جن قادیانیوں کو کام کرنے اجازت ہے وہ بھی کام نہیں کرتے اور مستحقین کیلئے حکومت کی طرف سے جو امداد دی جاتی ہے ناجائز طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ یہاں نوکری کے ساتھ ساتھ بھیک کا سلسلہ بھی زوروں پر ہے۔ قادیانی مسلم نوجوانوں کو اپنے گھروں میں بلاتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح قادیانی لڑکی کے ذریعہ سے اس کو مستقل طور پر پھانس لیا جائے۔

چرس کا کاروبار بھی قادیانی لوگ خوب کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ایک قادیانی چرس بیچا کرتا تھا ایک امریکن سے لینے دینے کے بارے میں کچھ خفگی ہوئی تو امریکن نے اسے گولی مار دی۔

ایک دوسرا قادیانی نوجوان پہلے چرس بیچا کرتا تھا جیل میں ڈال دیا گیا۔ ضمانت پر رہا ہوا پھر چرس بیچتے ہوئے پکڑا گیا۔ آج کل وہ جیل میں ہے۔

متحدہ عرب امارات دبئی
جمعیت اھل السنۃ والجماعۃ کی مجلس عاملہ کا انتخاب

دبئی (پ ر) جمعیت اہل السنت والجماعت دبئی کی مجلس علوی و شوریٰ کا مشترکہ اجلاس مسجد جلال تعمیر نمبر ۳ دبئی میں مولانا امیر محمد جان کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں آئندہ کیلئے "مجلس عاملہ" کا انتخاب عمل میں لایا گیا

۱	سرپرست :۔	مولانا خلیل الرحمٰن
۲	امیر :۔	مولانا امیر محمد جان
۳	نائب امیر اول :۔	مولانا سراج الحق
۴	نائب امیر دوم :۔	مولانا محمد شعیب حقانی
۵	ناظم اعلیٰ :۔	مولانا محمد اسماعیل عارف
۶	ناظم اول :۔	قاری محمد عثمان
۷	ناظم دوم :۔	حاجی محمد رفیق
۸	ناظم اطلاعات :۔	حافظ بشیر احمد جمیہ
۹	نائب ناظم اطلاعات :۔	فضل وہاب
۱۰	ناظم مالیات :۔	مولانا تاج محمد
۱۱	نائب ناظم مالیات :۔	ڈاکٹر محمد یوسف جمیہ

انتخابات کے بعد بانی و سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحاق المدنی نے جماعت اور جماعتی زندگی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں عالم اسلام کے اتحاد و اتفاق اور بالخصوص پاکستان کی سلامتی کیلئے دعا کی گئی۔

فرینکفرٹ میں یہ بات مشہور ہے کہ دو قادیانی لڑکیاں دو امریکیوں کیساتھ بھاگ گئی ہیں۔ قادیانیوں میں زنا اور شراب وبا کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ قادیانی مربی وغیرہ بہت کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح قادیانی اس مرض سے بچ جائیں اور انہوں نے اس مقصد کیلئے کچھ لوگ چھوڑے ہوئے ہیں مگر بایں ہمہ قادیانیوں کی اخلاقی حالت دن بدن خراب اور ابتر ہوتی جا رہی ہے۔

ایک صاحب نے بتلایا کہ جو قادیانی نوجوان ہاسٹلوں میں رہتے ہیں انہیں حکومت کی طرف سے ماہانہ خرچہ ملتا ہے۔ یہ امداد حکومت جرمنی دیتی ہے مگر قادیانی ربوہ فیملی اپنے تعیش کیلئے اس میں سے بھی بارہ فیصد کاٹ لیتی ہے۔

قادیانی لڑکیاں بڑی ہی رازداری اور حکمت عملی سے اپنی تنظیم چلا رہا ہے اور چاہتا ہے کہ جو کچھ ہم کریں کانوں کان کسی کو خبر نہ ہو مگر سب رپورٹیں مسلمانوں تک پہنچ جاتی ہیں پہلے انفرادی طور پر قادیانی بھاری تعداد میں پہنچ رہے تھے مگر اب خاندان کے خاندان پہنچ رہے ہیں۔ مغربی جرمنی کی سرحدات پر قادیانی لڑکوں کے ٹرک اسمگل ہوتے ہیں اور یہ سب کچھ ملی بھگت سے ہوتا ہے۔

چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس

مولانا اللہ وسایا اور مولانا نذیر احمد طوریچ نے بولٹن بریڈفورڈ، ہڈرزفیلڈ، لیڈز، راچڈیل اور دیگر شہروں میں کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں مختلف اجتماعات سے خطاب کیا جب کہ مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے لندن اور اس کے ملحقہ شہروں کی مساجد میں کانفرنس کے سلسلے میں تقاریر کیں۔

گلاسگو، آکسفورڈ، لیسٹر اور دیگر شہروں کا دورہ کیا۔ اہم امر ہے کہ اس سال ۱۰ جون کو مرزا طاہر نے جو چیلنج دیا تھا وہ اس کیلئے سوہان روح بن گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ وہ مرزا طاہر (قادیانی سربراہ) سے مباہلہ کیلئے تیار ہیں۔ اس سلسلہ میں روزنامہ جنگ لندن اور روزنامہ ملت لندن میں باقاعدہ اشتہار شائع کرائے گئے، اخباری بیانات دیئے گئے کہ مرزا طاہر قرآنی تصریحات کے مطابق آمنے سامنے آکر مباہلہ کرے۔ مرزا طاہر کے مباہلہ کے پمفلٹ کا جواب مرزا طاہر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ بھیجا دیا گیا ہے۔ اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چار رہنماؤں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا نذیر احمد طوریچ کے دستخط ہیں۔ جوابی پمفلٹ مرزا طاہر کے نام ایک کھلا خط ہے جس میں مرزا طاہر کے ان تمام عقائد کے اصول کو مرزائیوں کی کتابوں کی رو سے حوالہ جات دیکر ثابت کیا گیا ہے جن سے مرزا طاہر نے انکار کیا تھا۔

مرزا طاہر کو جب سے جواب مباہلہ دیا گیا ہے، اس وقت سے اس کو سانپ سونگھ گیا ہے وہ بالکل خاموش ہے جب کہ سب قادیانی بہت پریشان ہیں کہ مرزا طاہر نے مباہلے کا چیلنج دے دیا۔ مگر اب جوابی کاروائی کے بعد خاموش کیوں ہے۔

چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے برطانیہ کے علماء کرام اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہاں برطانیہ میں قادیانیوں نے مولانا اسلم قریشی کے بارے میں اخباری بیانات کا جو سلسلہ جاری کیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بھرپور جوابی کاروائی کی گئی۔ اب تمام قادیانی مقتدر زیر پر ہیں۔

معزز قارئین اور ایجنٹ حضرات کے لئے

ضروری اعلان

ہفت روزہ ختم نبوت خالص اشاعتی اور دعوتی مقاصد کے لئے جاری کیا گیا ہے اس لئے اس کی قیمت لاگت سے بھی کم رکھی گئی تھی اور سات سال سے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ لیکن اب کاغذ اور طباعت نیز ڈاک کے مصارف میں بے پناہ اضافہ کی وجہ سے پرچہ کے خسارے کی شرح ناقابل برداشت حد تک بڑھ گئی ہے۔ اس لئے ہم مجبور ہیں کہ پرچہ کی قیمت میں ایک روپے کا معمولی اضافہ کر دیں، اور یہ اضافہ بھی اصل لاگت سے بہت کم ہے۔ جہاں تک آپ کے کمیشن کا تعلق ہے اس میں کمی نہیں کی گئی وہ ایک روپیہ فی پرچہ کے حساب سے آپ کو ملتا رہے گا۔ قیمت میں اضافہ شمارہ ۱۷ سے کیا جا رہا ہے امید ہے آپ اس معمولی اضافہ کو خندہ پیشانی سے قبول فرمائیں گے۔

پس آئندہ پرچہ کی قیمت فی کاپی ۳ روپے ہوگی۔

ادارہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے

انجمن فلاح و بہبود نوجوانان اہلسنت میرا بھڑ کے کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت صدر انجمن تحفظ ختم نبوت ضلع میرپور مولانا محمد دین صاحب نے کی۔ اجلاس میں میرا بھڑ کے میں قادیانیوں کی لادینی سرگرمیوں اور کھلے عام اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کی پرزور مذمت کی گئی۔ ڈپٹی کمشنر ایس پی صاحبان کو مطلع کرنے کے باوجود انتظامیہ نے تاحال کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا۔ انجمن کے جنرل سیکرٹری مسٹر سیف الرحمان اور معاون اعلیٰ سابقہ کونسلر ولپنڈ بیدا راجو ردی نے انتظامیہ کی سردمہری کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اگر انتظامیہ نے فوری طور پر قدم نہ اٹھایا تو نتائج کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پہ عائد ہوگی۔

جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت، قادیانیوں کی سرکشی

——مولانا فقیر محمد کا احتجاج——

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک بھر میں قادیانی غیر مسلموں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی اشتعال انگیز سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے امتناع قادیانیت آرڈیننس جو یہ ۱۹۸۴ء پر موثر عمل درآمد کیا جائے۔ اور پیر محل میں قادیانیوں کی طرف سے غیر قانونی جلوس نکالنے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸ سی اور ۱۶۔ ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو شہید صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا تھا۔ جو صدقہ جاریہ ہے۔ مقام افسوس ہے کہ قادیانی جماعت نے ملک بھر میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی شہادت پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور پیر محل ضلع ٹوبہ میں قادیانیوں نے سرکشی کرتے ہوئے ایک جلوس نکالا۔ جس میں مرحوم صدر کے خلاف نعرہ بازی کی جس پر مقامی پولیس نے پرچہ درج نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ایک عرصہ سے ملک میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر صوبائی حکومتیں قادیانیوں کے خلاف کارروائی نہیں کر رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی غیر قانونی اور اسلام دشمن سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں مولوی فقیر محمد نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت انجمن احمدیہ ربوہ کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر بند کرنے کے لیے قادیانی رسائل کے ڈکلیریشن منسوخ اور پریس ضبط کیے جائیں۔

مولانا محمد زکریا کی وفات پر تعزیتی بیان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی نے "بابائے کراچی" حضرت محمد زکریا" کی وفات حسرت آیات پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء تحریک نظام مصطفیٰ" ۱۹۷۷ء میں مرحوم کا جرأت مندانہ کردار، قربانیاں، ناقابل فراموش ہیں مرحوم کی وفات سے ملک عزیز ایک مجاہد، نڈر، بے باک عالم دین سیاسی رہنما کے وجود سے محروم ہو گیا۔ خداوند قدوس مرحوم کی خدمات کو قبول فرما کر ان کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کی سیئات سے درگزر فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

صدر ضیاء الحق کی وفات پر افسوس

——کا اظہار——

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے امیر حاجی عبدالحمید رحمانی نے مجاہد اسلام صدر محمد ضیاء الحق کی شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان اور بیگم شفیقہ ضیاء الحق کے نام علیحدہ علیحدہ ٹیلیگرام میں کہا ہے کہ امت مسلمہ ایک عظیم محسن سے محروم ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شہید صدر کے خون کا قطرہ قطرہ اس ملک کے عوام کی صحیح منزل کی طرف نشان دہی کرتا رہے گا

مٹھائی اور جلوس، قادیانی اشتعال انگیزی

——کا نوٹس لیا جائے——

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (رپ، ر) ننکانہ صاحب کے امیر حاجی عبدالحمید رحمانی نے ملک کے چند شہروں میں قادیانیوں کی طرف سے جلوس نکالنے اور شہید صدر ضیاء الحق کے خلاف نعرے لگانے پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت جب پوری قوم ملت اسلامیہ کے عظیم رہنما محمد ضیاء الحق کی شہادت پہ سوگوار ہے۔ قادیانیوں نے شہید صدر کے خلاف نعرے لگا کر عوام کو مشتعل کر کے ملکی حالات کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے ان ملک دشمن قادیانی عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

قادیانیوں کی پُراسرار سرگرمیوں کا

——نوٹس لیا جائے——

مرکزی جامع مسجد حویلیاں میں ایک عظیم الشان اجتماع میں تبلیغی و رفاہی ادارہ دارالسعید کے مہتمم حاجی محمد سعید نے حسب ذیل قرارداد پیش کی جو بالاتفاق منظور کی گئی۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملکی سالمیت اور بقا کی خاطر قادیانیوں کی پراسرار سرگرمیوں پر فوراً پابندی عائد کی جائے۔ شریعت مطہرہ و مبارکہ

مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

آئین پاکستان، پاکستانی عدالتوں اور صدر پاکستان سمیت پاکستانی مسلمانوں کی توہین کے جرم میں مرزا طاہر پر مقدمہ چلایا جائے۔ قادیانیوں کو ملکی بقا کی خاطر کلیدی عہدوں سے فوراً الگ کیا جائے۔ مرزا طاہر نے مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دے کر ہماری غیرت ایمانی کو للکارا ہے۔ دارالسعید کے مہتمم حاجی محمد سعید نے مرزا طاہر کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مرزا طاہر کو چیلنج کو کہ وہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ کو خیر النساء گیٹ لاہور کے مقام پر آجائے۔ انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ صادق وکاذب کا فیصلہ موقع پر ہوجائے گا۔

صدیق آباد کانفرنس کو کامیاب بنائیں

نمائندہ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام ساتویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو صدیق آباد میں ہو رہی ہے کانفرنس میں شرکت کے لیے ٹنڈو غلام علی ضلع بدین سندھ سے ایک خاص وفد جائے گا۔ اور ختم نبوت ٹنڈو غلام علی سندھ کے کارکنوں نے ملک پاکستان کے مسلمان بھائیوں سے اپیل کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ افراد جلسہ ختم نبوت میں شرکت فرمائیں۔

مولانا غلام حسین کو صدمہ

گذشتہ دنوں جھنگ مجلس کے مبلغ مولانا غلام حسین کے ۳۰ سالہ نوجوان بھائی جو پابند صوم وصلوٰۃ اور دینی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا انجمن سپاہ صحابہ حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کا نائب صدر تھا گھر سے نکلا، جب گوجرہ روڈ پر شہر کی جانب ایک فرلانگ سفر کیا تھا کہ اچانک ملزموں نے چاقوؤں سے حملہ کرکے شہید کردیا۔ ملزم گل محمد لوگوں کی زمین اور پلاٹوں پر ناجائز قبضہ کرلیتا تھا۔ اور لوگوں کو تنگ کرتا تھا۔ مرحوم نے اس کو منع کیا جس پر اس نے مرحوم کو شہید کردیا۔ ملزم نے پہلے بھی ایک قتل کیا ہوا ہے۔

جب نورِ ایماں آئے گا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت کی بنیاد پاکیزگی، سادگی اور حیا پر ہے اور یہود ونصاری کی لائی ہوئی معاشرت کی بنیاد بے حیائی، اسراف اور تعیش پر ہے۔ تمہیں ان کی معاشرت پسند آنے لگی جنہوں نے تمہارے اسلاف کے خون بہائے، عصمتیں لوٹیں، ملک چھینے، اور اب بھی تمہیں امداد دے کر اس طرح پال رہے ہیں جس طرح تم مرغیاں پالتے ہو (یعنی ذبح کرنے کے لیے) اور جس نے تمہارے لیے خون بہایا، دانت شہید کرائے، حمزہؓ جیسے چچا شہید کرائے۔ تمہارے لئے راتیں جاگتے گذاریں۔ ان کی معاشرت تمہیں پسند نہ آئی۔

دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت بھی قیامت تک کیلئے ہے جیسے ان کی نبوت قیامت تک کے لیے ہے، جب تم میں نور ایماں آئے گا تو تمہیں حضورؐ کی ایک ایک چیز پیاری لگے گی۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانی صرف اپنی مخصوص عبادت گاہوں کو استعمال کریں

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی فیصل آباد سے مطالبہ کیا ہے کہ ۲۵ جولائی عید الضحٰی کے روز قادیانیوں نے بھوانہ بازار میں واقع قادیانی عبادت گاہ کے باہر پختہ سڑک پر غیر قانونی طور پر عبادت کرنے اور میگا فون ٹریک کے ذریعے عبادت گاہ کے باہر قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنے پر زیر دفعہ ۲۹۸۔سی اور ۱۸۸ ات پ رتھانہ کوتوالی میں پرچہ درج کرایا جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کی بار بار خلاف ورزی کرنے پر دفعہ ۱۴۵ قادیانی عبادت گاہ کو سیل کردیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں بھی قادیانیوں نے آخری جمعہ اور عید کے روز اسی عبادت گاہ کے باہر سڑک پر غیر قانونی عبادت کی تھی اور میگا فون کے ذریعہ قادیانی مذہب کی تبلیغ کی تھی جس پر قصوروار قادیانیوں کے خلاف تھانہ کوتوالی میں دو مقدمے درج ہوئے تھے اور ۲۱ قادیانی ملزمان ضمانت پر رہا ہیں۔ اب انہوں نے بھی شرارت کے طور پر عید الضحٰی کے روز پھر قانون کی خلاف ورزی کرکے امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس کی روک تھام کے لیے سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے ساری زمین مسجد قرار دے دی ہے اور غیر مسلم اپنی عبادت گاہوں کے اندر ہی عبادت کرسکتے ہیں جبکہ قادیانی غیر مسلم اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے عبادت گاہ کے باہر عبادت کرتے ہیں جو قانوناً جرم ہے۔

تعلیم یافتہ انگریز کا قبول اسلام

ناظم مدرسہ جامعہ مدنیہ

بریڈ فورڈ میں انگلستان کے ایک تعلیم یافتہ مسٹر مجیوٹ نے مولانا زاہد الحسینی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اور اُن کا نام محمد داؤد عمر رکھا گیا۔ محمد داؤد عمر نے کہا ہے کہ میں نے دُنیا کے تمام مذاہب کی تحقیق کی ہے مگر اسلام سچا، عالمگیر اور نجات دہندہ دین ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ میں ایک عظیم برادری کا رکن بن گیا ہوں۔ قاضی صاحب نے محمد داؤد عمر کی مذہبی تعلیم کیلئے جامعہ مدنیہ کے ایک فاضل کو مقرر کر دیا ہے۔

بقیہ: ہمدردی مرید

پڑی کہ آپ کی بیوی کو عورتوں کے ہمراہ باغ میں جانے اور دل بہلانے کا شوق ہے۔ اور جب وہ باغ میں جاتی تھیں تو ٹھیکیدار ان کو باغ کے اندر نہیں آنے دیتے تھے کیونکہ وہ خود درختوں سے پھل توڑنا چاہتی تھیں۔ اس لئے انھوں نے اپنے فائدے کے لئے باغ میرے سپرد کیا۔ اور جب تک باغ میرے پاس رہا مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ تمام عورتوں کو ہمراہ لاتی رہیں، اپنے ہاتھوں سے پھل توڑتی رہی ہیں۔ آتے وقت ہر عورت جھولیاں بھر کر اپنے خاوندوں کے لئے بھی لے جاتی رہی ہیں۔ ایڈیٹر الحکم کی بیوی نے بھی ان کے آگے میوہ جات کئی مرتبہ نذر کئے ہوں گے۔ ایڈیٹر صاحب کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے مرزا صاحب کی بیوی کی خاطر غیروں کے پاس باغ فروخت نہیں کیا۔ تاکہ ان کو اور ان کی سہیلیوں کو تکلیف نہ ہو۔

(۷) مرزا صاحب کی صحبت سے فائدہ اٹھانا۔ یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ان کے عقائد مخالف اسلام ہیں۔ اور ان کا دعویٰ پیغمبری کا ہے۔ اور اپنے منکروں کو کافر جانتے ہیں۔ کیا یہ میرے لئے کافی نہیں؟ رہی نماز سو خدا کے فضل سے کبھی ضائع نہیں ہوئی۔ ہاں مرزا غلام احمد صاحب محض علماء اسلام کو سب وشتم کے تحریر کرتے وقت بہتر بہتر نمازیں جمع کر کے ضائع کر دیتے تھے۔ بلکہ حج جو فرض عین ہے اس کو ضروری نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ رحمت اللہ صاحب اور مولوی نور الدین صاحب جیسے متمول لوگوں کو معاف کروایا ہے۔ شیخ صاحب کو دیکھئے ولایت کو کیسے بھاگتے ہیں اور حج سے کس طرح ڈرتے ہیں۔ زکوٰۃ کبھی مرزا صاحب نے نہیں دی۔ حالانکہ گھر میں ہزارہا روپے کا زیور موجود ہے۔ اور روزے تو جان بوجھ کر مریدوں سے چھڑوا دیتے ہیں۔ اگر کسی نے ذرا عذر کر دیا کہ مجھے فلاں تکلیف ہے تو روزوں کی معافی ہے۔ میرا اعتقاد وہی ہے جو مرزا صاحب کے بیعت میں داخل ہونے سے پہلے تھا۔ میں خود پانچ بناء اسلام پر قائم ہوں۔ اور جو بھی کوئی شخص ہے میرے نزدیک مسلمان ہے۔ میں حدیث کا منکر نہیں ہوں۔ البتہ ایسی حدیثوں کا منکر ہوں، جن کے معنیٰ مرزا صاحب من گھڑت کر کے اپنے اوپر لگاتے ہیں۔

ایک ورق ابتدائی حقیقۃ المہدی بعد ترمیم جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کی خدمت میں مرسل ہے۔ اس میں میرے عقیدے کا مفصل بیان ہے۔ ایک ورق ایڈیٹر الحکم کو بھی بھیج دیا ہے۔

خاکسار: مولوی عبد العزیز۔ نمبردار ورئیس مجالہ ضلع گورداسپور

بقیہ: آپ کے مسائل

دریاں، قالین، کورسیاں اسی طرح کا کوئی اور سامان خرید اجا سکتا ہے؟

۱۷ کیا زکوٰۃ کی رقم میں سے کوئی خیراتی ہسپتال کے لئے عمارت بنائی جا سکتی ہے؟

۱۸ کیا زکوٰۃ کی رقم سے خیراتی ہسپتال چل سکتا ہے۔ یعنی دوائیاں وغیرہ خرید کر مفت مریضوں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں؟

۱۹ کیا زکوٰۃ کی رقم سے ڈاکٹر کی تنخواہ دی جا سکتی ہے؟

۲۰ کیا زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ یا خیراتی ہسپتال کے دوسرے اخراجات (بجلی، پانی، ٹیلی فون کا بل وغیرہ) ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کی رقم کا کسی محتاج کو مالک بنانا ادائے زکوٰۃ کے لئے شرط ہے۔ اس لئے مدرسہ کی مد میں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی بشرطیکہ طلباء مستحق ہوں، اگر مستحق نہ ہوں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ باقی جتنی صورتیں آپ نے لکھی ہیں ان پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

بقیہ: معجزات

کے دو ٹکڑے ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد چاند پھر جڑ گیا، اس نے اپنے یہاں کے پنڈتوں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے مذہب کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ عرب میں ایک نبیؐ پیدا ہوں گے، اُن کے ہاتھ سے چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا معجزہ ظاہر ہوگا" یہ معلوم کر کے اس راجہ نے اپنا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، اور آپؐ پر ایمان لایا، اس راجہ کا نام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا، اس راجہ کی قبر شہر دھار کے باہر اب تک موجود ہے، اور لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں، اس واقعہ کو مولانا رفیع الدین صاحبؒ نے بھی اپنے رسالہ "شق القمر" میں تاریخ فضل سے نقل کر کے لکھا ہے جس میں مالوہ کے اس راجہ کا نام بھوج بتایا ہے۔

چاند کے دو ٹکڑے ہونے پر بے دینوں نے بہت سے اعتراضات کئے ہیں، ان سب کا جواب مولانا رفیع الدین نے اپنے رسالہ "دفع اعتراضات معجزہ شق القمر" میں خوب تفصیل سے دیا ہے، اور بتایا ہے کہ حکمائے یورپ کو بھی یہ مسئلہ ماننا پڑا، اور فلاسفہ کا بہت بڑا طبقہ فلکیات میں خرق والتیام کا قائل ہے، سوائے مشائین کے کہ وہ خرق والتیام کے منکر ہیں اگرچہ ان کے دلائل بہت کمزور ہیں، اور علمائے کلام نے ان کا جواب دیا ہے۔

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي (الحديث)

رابطہ کیلئے

ملتان ۹۶۷۸۰
فیصل آباد ۲۴۷۰۰ ، ۳۳۵۲۲
سرگودھا ۶۰۴۷۴
ربوہ ۴۶۶
لاہور ۵۴۴۳۳
گوجرانوالہ ۷۵۶۵۶
ننکانہ صاحب ۷۲۹
سیالکوٹ ۸۲۲۶۳
راولپنڈی ۵۱۷۷۵
اسلام آباد ۸۲۹۱۸۶
ڈیرہ غازیخان ۳۳۵۳
ڈیرہ اسماعیل خان ۳۶۶۱
بہاولپور پی پی ۲۷۹۵
بہاولنگر ۵۵۳
رحیم یارخان ۳۰۱۸
پشاور ۶۲۸۳۹
ٹنڈوآدم ۵۱۳
حیدرآباد ۸۴۳۸۶
نوابشاہ ۴۴۷۸
بخاری مسجد کنری ۶
احمد پور شرقیہ ۹۰۲
چنیوٹ جامع بخاری لال شاہ
خانیوال ۷۲۹
ہری پور ۳۸۶۴
ڈہرکی ۳۱۵
صادق آباد ۲۵۱۱
بھکر ۸۸۶
خانقاہ سراجیہ میانوالی
مانسہرہ مرکزی جامع مسجد ۲۸۲۲
اٹک ۲۸۶۲
جھنگ ۲۸۶۹ ، ۳۲۹۵
سکھر ۸۵۹۱۳ ، ۸۷۲۷۴
کوئٹہ ۷۱۱۶۴ ، ۷۰۹۳۷ ، ۷۳۶۵۶
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲۷۱۱ ، ۲۸۱۱

ساتویں سالانہ کُل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ

۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء

بمطابق یکم و ۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

بروز

جمعرات، جمعۃ المبارک

بمقام

مسلم کالونی ~~ربوہ~~ صدیق آباد

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا **خواجہ خان محمد** صاحب مدظلہ — امیر — مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- حسب سابق تزک و احتشام سے منعقد ہوگی
- کانفرنس میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتب فکر کے رہنما تشریف لائیں گے۔ اس تشتت و افتراق کی مسموم فضا میں یہ کانفرنس اتحاد ملی کا سینار ثابت ہوگی۔
- جسمیں ملک بھر کے مشائخ، علماء، اکابرین امت، رہنمایانِ قوم دانشور، وکلاء غرضیکہ ہر طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے رہنما شرکت کریں گے۔

○ تمام مقامی جماعتیں آج سے تیاری شروع کردیں ○ کانفرنس کو بہتر بنانے کے لیے اپنی اپنی تجاویز ارسال کریں۔
○ جوق در جوق شرکت سے کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنائیں۔

(مولانا) **عزیز الرحمٰن جالندھری** ناظم اعلیٰ مرکزی **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** مرکزی دفتر ملتان پاکستان

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی
مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد
کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اُصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر
خریدیں ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح
چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار
گھٹیا یا جعلی مال فروخت
نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے
تو وہ ملک اور آپ کا
دشمن ہے

آٹومیٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکینگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز
معیاری مصنوعات کی تیاری
میں ۵۰ سالہ تجربہ کار